THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Monday, May 12, 2014
(104th Session)
Volume V, No. 01
(Nos. 01- 08)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume-V No.01

SP.V(01)/2014 15

CONTENTS

		Pages
1.	Recitation from the Holy Quran ………………………………………………….	1
2.	Panel of Presiding Officers ………………………………………………………	2
3.	Oath taken by Mr. Abdul Qayoom Soomro as a Senator …………….…	2
4.	Fateha ……………………………………………………………………………..…	6
5.	Leave of Absence …………………………………………………………………	6
6.	Point of Order by Senator Mian Raza Rabbani Regarding Incident of 12th May, 2007 ………………………………………………………………….……	7
7.	Point of Order by Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi Regarding Issuance of Passport to MQM Chief ……………………………	8
8.	Point of Order by Mushahid Ullah Khan Regarding Incident of 12th May, 2007 ……………………………………………………………………………..…	11
	Participated by:	
	• Senator Mir Hasil Khan Bizenjo ……………………………………..…	13
	• Senator Abdul Rauf …………………………………………………………	15
	• Senator Afrasiab Khattak …………………………………………………	16
	• Senator Saeed Ghani ………………………………………………………	18
9.	Point of Order by Senator Mushahid Hussain Syed Regarding Irregularities in the Elections……………………………………………………….	20
10.	Point of Order by Senator Shahi Syed Regarding Incident of 12th May 2007 ……………………………………………………………………………………	21
11.	Legislative Business:	
	• Introduction of the Protection of Cyber Crimes Bill, 2014 by Senator Karim Ahmed Khawaja…………………………………	25
	• Introduction of [The Protection Against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill, 2014] by Senator Farhatullah Babar ………………………………………..	25
	• [The Pakistan Penal Code (Amendment) Bill, 2014] by Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi…………….….	26
	• The Pakistan Penal Code (Amendment) Bill, 2014, Passed Unanimously………………………………………………………………	27
	• [The Supreme Court of Pakistan (Curative Jurisdiction) 2012 by Senator Nasreen Jalil, Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi and Mohammad Farogh Naseem ……………………	27
	• Observation of Mr. Acting Chairman Regarding Formation of the Select Committees ……………………………….………….	28
	• [The Review of Innocence Claims Bill, 2012] by Senator Nasreen Jalil, Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi and Mohammad Farogh Naseem ……………………….……………….	28

12. Point of Order by Senator Maulana Abdul Ghafoor Haidri Regarding Incident of 12th May, 2007……………………………………………. 29
- Participated by Senator Nasreen Jalil……………………………... 32

13. Point of Order by Senator Farhatullah Babar Regarding Assassination of Human Rights Activist in Multan ……………………….. 34
14. Resolution Moved by Senator Nisar Muhammad Regarding Overall Working/Performance of Levies Deployed in District Malakand……. 38
15. The Leader of the House Appreciated the Resolution Moved by Senator Nisar Muhammad …….……………………………………………………… 40
- Resolution Moved by Senator Farhatullah Babar Regarding National Commission on Human Rights………….. 41
- Assurance Given by Leader of the House Regarding National Commission on Human Rights ………………………..… 44
- Resolution Moved by Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi Regarding Increase in Salaries of Federal Government Employees …………………………………………….…… 45

16. Motion Under Rule 218 Moved by Senator Farhatullah Babar Regarding National Sports Policy with Particular Reference to Pakistan Sports Board ………………………………………………………………… 52

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Monday, May 12, 2014

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fourteen minutes past five in the evening with Mr. Acting Chairman (Mr. Sabir Ali Baloch) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۡ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ
عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۥ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ
الْغَرُوْرُ ○ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا
تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ
خَبِيْرٌ۔

ترجمہ: اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو۔ اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی باپ اپنے بیٹے کی طرف سے بدلہ نہیں دے سکے گا اور نہ کوئی ایسا فرزند ہو گا جو اپنے والد کی طرف سے کچھ بھی بدلہ دینے والا ہو، بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے سو دنیا کی زندگی تمہیں ہر گز دھوکہ میں نہ ڈال دے اور نہ ہی فریب دینے والا (شیطان) تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکہ میں ڈال دے۔ بیشک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے، اور وہی بارش اتارتا ہے، اور جو کچھ رحموں میں ہے وہ جانتا ہے اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ وہ کل کیا (عمل) کمائے گا اور نہ کوئی شخص یہ جانتا ہے کہ وہ کس سرزمین پر مرے گا بیشک اللہ خوب جاننے والا ہے، خبر رکھنے والا ہے، (یعنی علیم بالذات ہے اور خبیر للغیر ہے، از خود ہر شے کا علم رکھتا ہے اور جسے پسند فرمائے باخبر بھی کر دیتا ہے)۔

(سورۃ لقمٰن آیات 33 تا 34)

Panel of Presiding Officers

Mr. Acting Chairman: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ In pursuance of sub-Rule 1 of Rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, I nominate the following members in order of precedence to form a panel of Presiding Officers for the 104th Session of the Senate of Pakistan.

1. Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi.
2. Senator Syed Zafar Ali Shah.
3. Senator Ahmed Hassan.

Oath

(At this stage Dr. Abdul Qayoom Soomro took oath as a Senator)

جناب قائم مقام چیئرمین: میں اپنی اور ایوان کی طرف سے ڈاکٹر عبدالقیوم سومرو صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے آج oath لیا ہے اور سینیٹ کا حصہ بن گئے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ انہوں نے جس طرح اپنے oath میں کہا ہے کہ وہ ایمانداری کے ساتھ بھرپور ability and aptitude سے ایوان میں کام کریں گے۔ ہمیں پتا ہے اور ڈاکٹر صاحب کو بھی پتا ہے کہ ان کا تعلق پاکستان پیپلز پارٹی سے ہے ایک نظریاتی جماعت ہے جو grass root level عوام کی پارٹی ہے اور میرے leader جناب آصف علی زرداری صاحب نے آپ کو ticket دے کر، یقیناً آپ پر بہت بڑا اعتماد کیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ ان کے اعتماد پر پورا اتریں گے۔ جی راجہ ظفر الحق صاحب۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق (قائد ایوان): جناب چیئرمین! میں نئے رکن ڈاکٹر عبدالقیوم سومرو صاحب کو سینیٹ کی family میں شامل ہونے پر مبارکباد دیتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ اپنی بہترین صلاحیتوں کے ساتھ اس ایوان اور قوم کی service کریں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی اعتزاز احسن صاحب۔

سینیٹر چوہدری اعتزاز احسن (قائد حزب اختلاف): میں بھی ڈاکٹر عبدالقیوم سومرو صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور یہ امید کرتا ہوں کہ وہ اپنی بہترین صلاحیتوں اور اپنے حلف کے مطابق اس ایوان اور قوم کی خدمت کریں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی ڈاکٹر صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالقیوم سومرو: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد۔ قابل احترام چیئرمین صاحب! میں سب سے پہلے اللہ کی ذات کا شکر گزار ہوں جس کی مہربانی سے میں یہاں پر اپنے انتہائی محترم senior colleagues کے ساتھ موجود ہوں۔ مجھے ان کے ساتھ یہاں پر بیٹھنے کا ایک موقع ملا اور میں آج بحیثیت رکن سینیٹ یہاں پر ہوں۔ اس کے بعد میں تہہ دل سے پاکستان پیپلز پارٹی کی قیادت کا شکر گزار ہوں، میں جناب آصف علی زرداری صاحب کا شکر گزار ہوں، میں جناب بلاول بھٹو زرداری صاحب کا شکر گزار ہوں، میں اس پارٹی کے قائد جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب کا شکر گزار ہوں، اس پارٹی کی عظیم قائد محترمہ بے نظیر شہید کا شکر گزار ہوں۔ وہ آج ہم میں نہیں ہیں لیکن ہمارے دل میں ضرور ہیں۔

جناب چیئرمین! میں آج اپنا مختصر سا تعارف اس طرح کراؤں گا، میرے لیے یہ ہال اجنبی ضرور ہے لیکن اس ہال میں بیٹھے ہوئے میرے کافی دوست میرے لیے اجنبی نہیں ہیں۔ ان کے ساتھ ایک اچھا تعلق رہا ہے اور ایک اچھی محبت اور عزت رہی ہے اور ان کے ساتھ ایک اچھا وقت گزارا ہے لیکن جن دوستوں سے میرا تعارف نہیں ہے، میں ان کو مختصر تعارف کراؤں گا کہ میرا تعلق ضلع شکار پور اور صوبہ سندھ سے ہے۔ اس تعارف کے بعد میرے لیے جو بہت ضروری بات ہے، میں وہ کرنا چاہتا ہوں۔ مجھ پر احسان ہے جس کی وجہ سے میں آج یہاں پر بیٹھا ہوا ہوں، وہ اس بندے، مرد مجاہد، مرد حر اور محافظ جمہوریت کا احسان ہے جس نے پاکستان میں reconciliation کی سیاست اور سب کو ملا کر چلانے والی سیاست کا درس دیا۔ میں ان کا مرہون منت ہوں آج اس پارلیمنٹ اور ایوان میں as a Member بیٹھا ہوں۔ میں جناب آصف علی زرداری صاحب کا جتنا بھی شکریہ ادا کروں، میری پوری family اور پورا خاندان جتنا بھی شکریہ ادا کرے، وہ بالکل کم ہے کیونکہ یہ ان کا بہت بڑا احسان ہے۔ میرا بنیادی طور پر کسی جاگیردار گھرانے سے تعلق نہیں ہے، میرا کسی وڈیرے سے تعلق نہیں ہے،

میں کوئی feudal lord نہیں ہوں، میرے back ground میں یہ ساری چیزیں نہیں ہیں۔ میرا ایک middle class سے تعلق ہے، اس سے میری وابستگی ہے، اگر آصف علی زرداری صاحب نے مجھے وہاں سے اٹھا کر اس مقام پر پہنچایا ہے، میں واقعی دل سے کہہ رہا ہوں کہ میں ساری زندگی ان کا شکریہ ادا کروں تو بھی کم ہے، میں اس کا حق ادا نہیں کر سکتا۔

جناب چیئرمین صاحب! میں آصف علی زرداری صاحب کو تب ملا جب وہ جیل میں تھے، میری آصف علی زرداری صاحب سے پہلی ملاقات جیل میں ہوئی۔ میں نے اس بندے کو دیکھا، وہ اتنا بہادر آدمی ہے جس طرح اس نے جیل کاٹی ہے۔ انہوں نے اپنی زندگی کے 11 سال جیل میں کاٹے ہیں اور میں نے ان کو جس انداز سے جیل کاٹتے ہوئے دیکھا تھا، ہم کبھی کبھی مایوس ہو جاتے تھے، ہم پریشان ہوتے تھے لیکن وہ ہمیں تسلیاں دیتے تھے کہ ڈاکٹر صاحب آپ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، آپ لوگ حوصلہ کریں۔ میں نے اس بہادر آدمی کو بہادری سے جیل کاٹتے ہوئے دیکھا ہے، میں اس کا eye witness ہوں۔ میں ان کے ساتھ 7 سال central jail میں رہا ہوں، اس کے بعد وہ اسلام آباد میں جہاں جہاں رہے ہیں، یہ میرے لیے بہت بڑا اعزاز ہے کہ میں نے آصف علی زرداری صاحب کے ساتھ اتنا عرصہ گزارا ہے۔ جب میں نے آصف علی زرداری صاحب کو جیل میں دیکھا تو وہ isolation کی زندگی گزار رہے تھے۔ وہاں جیل میں جو حالات تھے، ان سے ملنے کی کسی کو اجازت نہیں ہوتی تھی، میں ایک مرتبہ آصف علی زرداری صاحب کو دیکھا، انہوں نے ایک call کی، وہ منظر میری آنکھوں کے سامنے سے ابھی بھی نہیں ہٹ رہا اور میرے دل و دماغ میں اس طرح پھنسا ہوا ہے کہ میں اس کی کس طرح بات کروں۔ مجھے call آئی کہ ڈاکٹر صاحب آ جائیں، ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے، میں جب وہاں پر گیا تو وہاں شدید گرمی تھی، وہاں پر کوئی air conditioner نہیں تھا، وہاں پر کوئی air cooler نہیں تھا، وہ مجھے کہنے لگے کہ ڈاکٹر صاحب میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ میں نے کہا کہ خیریت ہے، میں نے وہاں پر دو towels دیکھے، انہوں نے ایک بھیگا ہوا towel اپنے اوپر رکھا ہوا تھا اور ایک نیچے رکھا ہوا تھا، انہوں نے کہا کہ میں نے یہ گرمی کی شدت سے بچنے کے لیے کیا ہے۔ میں نے کہا کہ آپ بتائیں، انہوں نے مجھے اپنی پیٹھ دکھائی، اس گرمی اور mattress کی وجہ سے ان کی پیٹھ پر دانے ہو گئے تھے۔ میں نے کہا کہ جناب آپ کے ساتھ یہ بڑی زیادتی ہے، انہوں نے کہا کہ یہ کوئی اتنی بڑی زیادتی نہیں ہے کیونکہ اس سے پہلے جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب کے ساتھ بھی یہ

ہوا۔ انہوں نے کہا کہ آپ کی بہن محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ جب سکھر جیل میں تھیں تو وہ بھی زیادہ تکلیف میں تھیں، وہاں زیادہ temperature تھا۔ اس بہادر انسان کی بہادری کی بہت مثالیں ہیں، ان کو اتوار کے دن جیل سے لے جا کر تشدد کیا گیا، اس کا بھی میں eye witness ہوں، وہ بے ہوشی کی حالت میں چار دن تک ہسپتال میں رہے اور جب چار دن کے بعد وہ ہوش میں آئے تو میں نے پوچھا کہ جناب کیسے ہیں تو انہوں نے کہا کہ الحمد للہ ٹھیک ہوں، اللہ کا شکر ہے کہ زندہ ہوں۔

جناب چیئر مین! مجھے احساس ہے کہ وقت بہت کم ہے لیکن میں نے تین چار باتیں ضروری کرنی ہیں اور میں معذرت خواہ ہوں کہ میں آپ کے تین چار منٹ لوں گا۔ میں نے اس کے بعد آصف علی زرداری صاحب کو President House میں دیکھا، مجھے ان کے ساتھ پانچ سال وقت گزارنے کا موقع ملا۔ ایک مرتبہ اسفندیار ولی صاحب نے مجھے کہا تھا کہ ڈاکٹر صاحب مجھے آپ کے صاحب پر کبھی کبھی غصہ آتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ صاحب نے ایسا کیا کیا ہے، انہوں نے کہا کہ غصہ اس لیے آتا ہے کہ وہ کبھی غصے میں ہی نہیں آتے، ہم سوچتے ہیں کہ وہ کبھی تو غصہ کریں۔ میں نے پانچ سالہ دور میں دیکھا کہ جب media trail ہو رہا تھا، ہمارے ساتھ جو عدالتوں کا رویہ رہا، ان ساری چیزوں کے باوجود آصف علی زرداری صاحب نے ہمت کے ساتھ اپنے ملک اور عوام کی خدمت کی۔ آپ نے آئین میں 18th Amendment کر کے اس ملک پر بہت بڑا احسان کیا، آپ نے ذوالفقار علی بھٹو صاحب کے 1973 کے Constitution کو اصلی شکل میں بحال کیا، آپ نے صوبائی مختاری دی، آپ نے ان پانچ سالوں میں بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام دیا، ایران گیس پائپ لائن کا معاہدہ کیا گیا۔ پیپلز پارٹی کا China کے ساتھ جو گوادر project ہے وہ بھی ایک تاریخی کام ہے۔ پاکستان میں پیپلز پارٹی کے پانچ سالہ دور میں جو تاریخی جدوجہد کی گئی وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ مجھے فخر ہے کہ کل عمران خان صاحب اتنے بڑے جلسے میں یہ admit کر رہے تھے کہ آج آصف علی زرداری صاحب کی یاد آ رہی ہے۔ انشاء اللہ پاکستان کی 18 کروڑ عوام کو آصف علی زرداری کی یاد اسی طرح آتی رہے گی کیونکہ آصف علی زرداری صاحب نے جو کردار ادا کیا ہے وہ اس تاریخ کا ایک حصہ ہے۔

جناب چیئر مین! ہمیں آج بھی اس democratic system کو بچانے کے لیے آصف علی زرداری صاحب کی پالیسی پر عمل پیرا ہونا ہے۔ عمران خان صاحب! ہمیں بھی اس الیکشن پر اعتراضات تھے، آصف علی زرداری صاحب، مولانا فضل الرحمان صاحب، الطاف حسین صاحب اور

آپ نے خود بھی کہا تھا کہ یہ الیکشن rigged ہیں لیکن ہم کیا کریں ہمیں اس جمہوریت سے پیار ہے، ہم نے یہ ساری چیزیں اس لیے afford کی ہیں کہ یہ سسٹم باقی رہے، جمہوریت باقی ہے، جمہوریت ہے تو ملک ہے، ملک ہے تو ہم ہیں۔

میں آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مولانا عبدالغفور حیدری صاحب میرے محترم دوست ہیں، میں MQM کے دوست احباب اور باقی پارٹیوں کے ساتھیوں کا شکر گزار ہوں اور میں امید کرتا ہوں کہ یہ میری راہنمائی کریں گے اور مجھے ان کی راہنمائی کی ضرورت ہے۔ میں خصوصاً اپنے صوبے اور ڈسٹرکٹ شکارپور کے مسائل کے حل کے لیے اپنی پوری کوشش کروں گا اور آپ لوگ میرے ساتھ تعاون فرمائیں گے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اعتزاز احسن صاحب۔

سینیٹر اعتزاز احسن: جناب چیئرمین! سینیٹر سعیدہ اقبال صاحبہ کے بھائی کی فوتگی ہوئی ہے، ملتان کے ایڈوکیٹ راشد رحمان کو اپنے فرائض منصبی ادا کرنے کی پاداش میں شہید کیا گیا، دہشگردی کی جنگ میں لڑتے ہوئے ہمارے افسران اور جوان شہید ہوئے، ان کے لیے دعا مغفرت کی جائے۔

سینیٹر عبدالنبی بنگش: 12 مئی کے شہداء کے لیے بھی فاتحہ پڑھی جائے۔

Fateha

جناب قائم مقام چیئرمین: سب کے لیے دعا ہو گی۔ مولانا حیدری صاحب فاتحہ خوانی کیجیئے۔

(اس موقع پر ہاؤس میں فاتحہ خوانی کی گئی)

Leave of Absence

جناب قائم مقام چیئرمین: Leave applications لیتے ہیں۔ سینیٹر سید ظفر علی شاہ ذاتی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 103 اجلاس کے دوران مورخہ 23 اپریل کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے، اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر حافظ حمداللہ ذاتی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 103اجلاس کے دوران مورخہ 22اپریل کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے اور موجودہ 12تا14 مئی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر روزی خان کاکڑ نے ذاتی مصروفیات کی بنا مورخہ 12تا14 مئی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر محمد کاظم خان نے ذاتی مصروفیات کی بنا مورخہ 12 مئی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: رضا ربانی صاحب۔

Point of Order by Senator Mian Raza Rabbani Regarding Incident of 12th May, 2007

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! آج 12 مئی ہے اور آج سے سات سال پہلے کراچی کے شہر میں اس وقت کے آمر جنرل مشرف اور اس کے حواریوں نے خون کی ہولی کھیلی اور بے گناہ لوگ شہید ہوئے۔ اس تمام سلسلے کا سبب یہ بنا کہ آمر وقت جنرل مشرف کے سامنے چوہدری افتخار اصولوں پر کھڑے ہوئے اور ایک نئی تاریخ نے جنم لیا۔ وہ اور ان کے ساتھ Leader of the Opposition جب کراچی پہنچے تو ان کا راستہ روکا گیا، ان کو receive کرنے والوں میں وکلا کی بہت بڑی تعداد موجود تھی، جس میں سیاسی جماعتیں بلخصوص ANP اور پاکستان پیپلز پارٹی شامل تھیں ان کو ایئرپورٹ جانے سے روک دیا گیا۔ اور آج اس House میں کم سے کم دو افراد، شاہی سید صاحب اور میں موجود ہیں جو مسلسل چھ گھنٹے شاہراہ فیصل پر cross fire کے اندر پھنسے رہے۔ یہ کالا شاہ کالا دن ہے اور آج وکلا برادری بالخصوص اس کالے شاہ کالے دن کو منا رہی ہے لیکن افسوس جناب

چیئر مین ہم نے ابھی بھی تاریخ سے سبق نہیں سیکھا۔ آج بھی مشرف کے تسلسل کو آگے بڑھانے کی کوشش جاری ہے اور میں بالخصوص کل جو ایک واقعہ ہوا آپ کے توسط سے اس House کی توجہ چاہوں گا۔ کل ایک شخص جو اس ملک میں نہیں بستا، کل ایک شخص Canada میں بیٹھ کر وہاں سے تقریر کرتا ہے اور علی لاعلان یہ بات کہتا ہے کہ اب اس ملک کے اندر تبدیلی آئین کے ذریعے سے نہیں آئے گی بلکہ اس ملک کے اندر تبدیلی ایک نام نہاد ذریعہ سے آئے گی۔ میں آپ کے توسط سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کیسی ریاست ہے جہاں پر ایک شخص Canada میں بیٹھ کر ملک کے آئین کے ساتھ غداری اور بغاوت کی بات کرے۔ جو openly یہ کہے کہ میں اس ملک کے آئین کو تسلیم نہیں کرتا، اس ملک کے پارلیمان کو تسلیم نہیں کرتا، میں اس ملک کی عدلیہ کو تسلیم نہیں کرتا۔ ایک Canadian شہری پاکستان کے آئین کی دھجیاں اڑا رہا ہے اور حکومت خاموش تماشائی بن کر بیٹھی ہوئی ہے۔ اور PEMRA کہاں ہے۔کیا کل جو باتیں اس نے اپنی تقریر میں کیں کیا یہ PEMRA کے زمرے میں نہیں آتیں۔ ہم اس بات کی اجازت ہرگز نہیں دے سکتے چاہے کوئی بھی ہو، چاہے وہ ہم سے بھی ہو۔ ہم اس بات کی اجازت نہیں دے سکتے کہ کوئی پاکستان کے آئین کی بے حرمتی کرے۔ ہم اس بات کی اجازت نہیں دے سکتے کہ کوئی پارلیمان کی بے حرمتی کرے۔ ہم اس بات کی اجازت نہیں دے سکتے کہ کوئی ریاست پاکستان کی اس طرح سے بے حرمتی کرے۔ مجھے ایک بات کہنے دیں کہ حکومت بھی اس میں قصور وار ہے کیونکہ یہی باتیں طالبان بھی کہہ رہے ہیں، وہ بھی کہتے ہیں کہ ہم آئین کو ماننے کی لیے تیار نہیں ہیں۔ ہم نے اس وقت بھی حکومت سے کہا تھا کہ اس ڈگر پر مت چلیں۔ خدارا!! ریاست کو اس طرح کمزور نہ کریں، کل صرف طالبان تھے آج طاہر القادری بھی ان سے مل گیا ہے لیکن ہم یہ بات واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اس ملک کے اندر جو ترقی پسند قوتیں ہیں، اس ملک کے اندر جمہوریت پسند قوتیں ہیں وہ سیسہ پلائی دیوار بن کر ایسی قوتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔ ہم نے پہلے بھی کیا ہے ہم اب بھی کریں گے۔

جناب قائم مقام چیئر مین: شکریہ۔ جی کرنل مشدی صاحب۔

Point of Order Regarding Issuance of Passport to MQM Chief

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: شکریہ جناب چیئرمین! جناب مجھے امید ہے کہ آپ مجھے بھی اسی تحمل سے سنیں گے جیسا کہ آپ نے میرے دوسرے ساتھیوں کو سنا۔ آج صبح Standing Committee on Interior کی meeting تھی جس میں شاہی سید صاحب نے ایک point raise کیا کہ الطاف حسین صاحب جو پاکستان کی تیسری بڑی پارٹی کے لیڈر ہیں اور کروڑوں لوگوں کے دلوں کی دھڑکن ہیں ان کو پاسپورٹ یا identity card کیوں نہیں issue کیا گیا۔ Ministry of Interior کے Additional Secretary نے فرمایا کہ ہمارے پاس ان کی کوئی application نہیں ہے۔ D.G. Passport نے کہا کہ مجھے کوئی خبر نہیں ہے۔ جناب 04th April کو لندن میں پاکستان کے High Commissioner کی موجودگی میں NADRA کی ٹیم کو الطاف حسین صاحب نے فیس ادا کی، thumb impression دیا، NADRA کے کیمرے سے ان کی تصویر اتاری گئی اور ان کو NADRA کی طرف سے tracking No.503601007637, token No.2 دیا گیا۔ 17 تاریخ کو Spokesperson of Ministry of Foreign Affairs محترمہ تسنیم اسلم صاحبہ نے کہا کہ الطاف حسین صاحب کی طرف سے application receive ہوئی ہے اور آج ایک ماہ کے بعد ابھی تک الطاف حسین صاحب کو نہ تو NIC اور نہ ہی passport issue کیا گیا ہے۔ وہ England میں ہیں جہاں dual nationality legally allowed ہے۔ وہ پاکستانی ہیں، وہ پاکستانی پیدا ہوئے تھے، اور وہ پاکستانی رہیں گے۔ وہ پاکستان کی تیسری بڑی پارٹی کے لیڈر ہیں ان کے کروڑوں لوگ یہاں چاہنے والے ہیں اور یہ اتنے دکھ کی بات ہے کہ حکومت وقت نہ تو ان کو اور نہ ہمیں جواب دے رہی ہے اور سینیٹ کی کمیٹی میں جھوٹ بولا جا رہا ہے کہ ان کی کوئی application ہی نہیں ہے جبکہ government officials کہہ رہے ہیں کہ application receive ہوئی ہے اور ہمارے پاس ان کی receipts ہیں اور پاکستان کے honourable Excellency Ambassador موجود تھے جب انہوں نے application دی تھی، form بھرا تھا، fee دی تھی، thumb impression لیا گیا تھا۔ پاکستان کے بہت سے بڑے بڑے لیڈر جن کی ہم بھی بہت عزت اور قدر کرتے ہیں وہ بہت دیر تک باہر رہے ہیں۔ 7/7 سال، 10/10 سال تک باہر رہے ہیں لیکن ان میں سے کسی کی شہریت کو refuse

نہیں کیا گیا۔ان کے کبھی identity card cancel نہیں ہوئے ہیں ان کو ہمیشہ passport ملے ہیں۔ پاکستان کے اتنے بڑے leader کے ساتھ یہ victimization کیسے ہو رہی ہے۔ اگر government officials شرارت کر رہے ہیں تو پھراپنے government servants کو control کرنے کے لیے حکومت کی political will کہاں ہے اور اگر حکومت یہ کر رہی ہے تو پاکستان کے ایک شہری کے ساتھ یہ ظلم کیوں ہو رہا ہے۔ یہ صرف الطاف حسین صاحب کی بات نہیں، یہ ہر پاکستانی کا حق ہے۔ غریب کا بھی حق ہے، امیر کا بھی حق ہے، سیاستدان کا بھی حق ہے، ڈاکٹر کا بھی حق ہے۔ کسی کا بھی حق ہے کہ اس کے پاس identity card and passport ہو۔ میں آپ کے توسط سے کیوں کہ آپ بڑے democrat ہیں اور بہت بڑی democratic party کو represent کرتے ہیں، آپ کی پارٹی کے لیڈروں نے بھی اسی طرح suffer کیا ہے اور وہ بھی self exile کے لیے مجبور ہوئے ہیں۔ سخت قسم کی حکومتیں، جنھوں نے ان کے خلاف جھوٹے cases بنائے ہیں اور میں آپ سے request کرتا ہوں کہ honourable Leader of the House کو request کی جائے کہ وہ کل on the floor of the House بتائیں کہ کیا ہوا ہے۔ ہماری application No. 503601007637 کو کیوں entertain نہیں کیا گیا اور ہمارے لیڈر کے ساتھ، پاکستان کے ایک لیڈر کے ساتھ، ایک پاکستانی کے ساتھ، ایک محب وطن کے ساتھ اس قسم کا رویہ، یہ victimization کیوں ہو رہی ہے۔ اگر میرے قائد کو، اگر پاکستان کے کروڑوں لوگوں کے قائد کو اس کا حق نہ ملا، اس کا شناختی کارڈ اور پاسپورٹ نہ ملا تو آپ دیکھیں گے۔ آپ تو رو پڑتے ہیں جب ایک دن کراچی بند ہوتا ہے اب ہم ایک سال کے لیے بند کر دیں گے۔ ہم پاکستان کے ایک ایک شہر کو بند کر کے دکھا دیں گے۔ ہم ایسا احتجاج کریں گے کہ دنیا دیکھے گی کہ اپنے قائد کے لیے اپنے لوگ کس قسم کا احتجاج کر سکتے ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ ایم کیو ایم بے انصافی کے خلاف کس طرح لڑتی ہے۔ حکومت کے رویے پر میں اور میری پارٹی واک آوٹ کرتے ہیں۔ یہ کس قسم کا ملک ہے جس میں اپنے باشندوں کے ساتھ ایسی victimization ہوتی ہے۔

(اس موقع پر متحدہ قومی موومنٹ کے اراکین واک آوٹ کر گئے)

جناب قائم مقام چیئر مین: کرنل صاحب!   آپ درخواست نمبر راجہ صاحب کو دے دیں وہ اس کا کوئی حل نکال لیں گے۔ جی مشاہد اللہ صاحب۔

Point of Order by Senator Mushahid Ullah Khan Regarding Incident of 12th May, 2007

سینیٹر مشاہد اللہ خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں تو آج حیران ہو رہا تھا کہ رضا ربانی صاحب نے بارہ مئی کی بات کی تو شاید کرنل مشہدی صاحب بھی بارہ مئی کے بارے میں بتائیں گے کہ وہاں پر ہوا کیا تھا، کس نے لوگوں کو قتل کیا تھا۔ کرنل صاحب!   آج تو واقعی فوجی لگ رہے ہیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئر مین: کرنل صاحب! Please no cross talk جی مشاہد اللہ خان صاحب۔ مشہدی صاحب اپنی سیٹ پر چلے جائیں۔ مشاہد اللہ صاحب!   آپ ان کو چھوڑیں اپنی تقریر کریں۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان: میں تو چھوڑ رہا ہوں ان کو کوئی گولی دیں کیونکہ انہوں نے آج گولی نہیں کھائی۔ پوری دنیا کہتی ہے آپ دہشت گرد ہیں۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ یہ بارہ مئی پر کوئی بات کریں گے۔ وہاں پر قتل عام ہوا اور یہ وہاں پر اس وقت کی حکومت میں تھے اور آج بھی ہیں۔ ان کا وزیر داخلہ تھا ان کا گورنر تھا ساری دنیا نے دیکھا کہ ان کے دہشت گردوں نے وہاں پر کس طریقے سے معصوم لوگوں کا خون بہایا اور کراچی کی شاہراہ فیصل غریب اور سیاسی کارکنوں کے خون سے لالہ زار بنادی گئی۔ ان کو آج اپنا لیڈر یاد آرہا ہے جو 1992 میں یہاں سے بھاگ گیا تھا کہ اس کا پاسپورٹ نہیں بنا۔ پہلے تو یہ بتائیں کہ 1992 کے بعد آج ان کو یہ خیال کیوں آیا ہے کہ پاسپورٹ بن جائے اور ان کا موازنہ ان لوگوں کے ساتھ کر رہے ہیں جو جلاوطن ہوئے۔ بھائی جو جلاوطن ہوئے تھے انہوں نے جاکر وہاں کوئی nationality تو نہیں لی تھی۔ آپ نے تو وہاں پر British nationality لی تھی اور بڑے فخر سے وہاں کا پاسپورٹ دکھایا تھا۔ پھر آپ کبھی پاکستان نہیں آئے بلکہ ایک مرتبہ پاکستان کے خلاف تقریر کرنے انڈیا ضرور گئے۔ اگر آپ کو اب ضرورت پڑ گئی ہے اور اس کی وجہ بھی ساری دنیا کو معلوم ہے کہ

آپ کو پاکستان آنے کی ضرورت کیوں پڑ رہی ہے، پاکستان کی یاد کیوں آ رہی ہے اس لیے کہ آپ کے جرائم کی وجہ سے آپ کا وہاں پر رہنا مشکل ہو چکا ہے اس لیے اب آپ کو پاکستان کی یاد آ رہی ہے۔ اس سے پہلے کبھی پاکستان کی یاد نہیں آئی۔ اس سے پہلے جب پاکستان پر بُرا وقت تھا، یہاں پر مارشل لا تھا آپ اس کی حمایت کرتے رہے، آپ پرویز مشرف کی حمایت کرتے رہے۔ لال مسجد میں جب خون بہہ رہا تھا تو آپ حکومت کے ساتھ تھے۔ بارہ مئی کو جب لوگوں کا قتل عام کیا جا رہا تھا تو آپ حکومت کے ساتھ تھے۔ جب آئی ایس آئی کے دفتروں میں سیاسی جماعتوں کو توڑ کر آپ کو فائدہ پہنچایا جا رہا تھا تو آپ حکومت کے ساتھ تھے۔ آج ایک پاسپورٹ نہیں ملا تو اتنا شور کر رہے ہیں جبکہ ان کو یہاں آنا نہیں ہے اور نہ اگلے آنے دیں گے۔ وہاں پر جو وارداتیں ڈالی ہیں تو وہ اتنی آسانی سے نہیں آنے دیں گے۔ یہ پاکستان کا قانون تو نہیں ہے کہ جس کو آپ اپنے پاؤں تلے کچل دیں۔ بتاتے کیوں نہیں کہ بارہ مئی کو ہوا کیا تھا۔ میں تو حیران ہوں کہ بات بارہ مئی کی ہو رہی ہے اور ان کو پاسپورٹ کی پڑی ہے "سوال لاہور تو جواب پشاور" والی بات ہے۔ یہ تو کبھی بھی نہیں ہوتا۔ آج تو بڑا اہم دن ہے میں تو خود اس دن مرتے مرتے بچا ہوں۔ اچھا ہوا رضا ربانی صاحب نے آج اس دن کو یاد کرنے کی بات کی۔ جس طریقے سے ANP کے لوگوں کو پیپلز پارٹی کے لوگوں کو، ہماری پوری قیادت وہاں پر موجود تھی، بلکہ میں کہنا چاہتا ہوں کہ ANP کے کچھ لوگوں کی وجہ سے ہماری جان بچی کیوں کہ ہمارے پاس نہ تو کوئی ڈنڈا تھا نہ اسلحہ تھا۔ ANP والے وہاں پر تھوڑی بہت واردات ڈال لیتے ہیں۔ انہوں نے اس دن ہمیں بچایا۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں خاص کر شاہی سید صاحب کا۔ یہ منظر تو ساری دنیا نے دیکھا اور اس دن ان کے وزیروں کے ہاتھوں میں کلاشنکوفیں تھیں۔ اس پر بات نہیں کر رہے ان کو پاسپورٹ یاد آ رہا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اب آپ جا کر ان کو لے آئیں۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان: میں جا کر لے آؤں گا۔

(ڈیسک بجائے گئے)

سینیٹر مشاہد اللہ خان: میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ٹھیک ہے ہر ایک کو پاسپورٹ ملنا چاہیے، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اس پاسپورٹ کو حاصل کرنے کے لیے وہاں جانا بھی پڑتا ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر مشاہد اللہ خان: یہ سوال بھی بالکل ضروری ہے۔ ابھی وہ آئیں تو ان سے ضرور کریں۔ شاہی سید کہہ رہا ہے پاسپورٹ ملا کیوں نہیں اور آپ کہتے ہیں surrender کیوں کیا۔ پہلے آپس میں تو ایک ہو جاؤ۔ صبح سے یہی بریکنگ نیوز چل رہی تھی کہ اس کو پاسپورٹ کیوں نہیں ملتا۔

جناب قائم مقام چیئر مین: شکریہ خان صاحب۔ جی میر حاصل خان بزنجو صاحب۔

Senator Mir Hasil Khan Bizenjo

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: آپ کا بہت شکریہ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج کا دن بارہ مئی کے حوالے سے ہمیں اسی لیے یاد کرنا چاہیے کہ اس دن پاکستان کا بدترین ڈکٹیٹر، پرویز مشرف اور اس کے حواری، اب حواری کون کون تھے مشاہد صاحب نے کچھ واضح کیے۔

جناب قائم مقام چیئر مین: شیخ صاحب! آپ مشہدی صاحب کو منا کر لے آئیں۔

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: چیف جسٹس آف پاکستان جب کراچی پہنچ رہے تھے تو پورے کراچی کے تمام راستوں پر، چاہے وہ ملیر سے جاتے تھے یا کسی بھی side سے جا رہے تھے، ان تمام جگہوں پر رینجرز، پولیس اور اس کے بعد ایک سویلین جتھا ہر corner پر موجود تھا کہ وہاں کوئی نہ پہنچ سکے۔ رضا بھائی نے کافی نام لیے مگر اس گاڑی کے اندر میں بھی تھا جس میں رضا بیٹھے تھے۔ اس میں جس طرح فائرنگ ہو رہی تھی، مشاہد بھائی بالکل صحیح بول رہے ہیں، اگر اے۔این۔پی کے یہ دوست وہاں نہ پہنچتے، پیپلز پارٹی کی آدھی لیڈرشپ بمعہ خورشید شاہ، نثار کھوڑو اور قائم علی شاہ آج ادھر نہ ہوتے۔ پوری شاہراہِ فیصل کو بند کر دیا گیا اور لوگوں پر فائرنگ کی گئی۔ جس گاڑی میں ہم بیٹھے تھے، میرے ساتھ بیٹھے ایک آدمی کو گولی لگی جس کو اٹھا کر ہم نے ایک فوکسی گاڑی میں ڈالا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان دنوں کو جمہوریت کے حوالے سے اگر ہم نے یاد نہیں کیا تو یہ ہماری طرف سے زیادتی ہوگی۔ اس دن کی، اس واقعے کی، چاہے پیپلز پارٹی کی حکومت گزر گئی ہے، میاں نواز شریف کی حکومت ہے، میں سمجھتا ہوں کہ آج بھی اس کیس کو investigate کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کیس کو investigate کیا جائے کہ وہ کون لوگ تھے۔ رینجرز سمجھ میں آتی ہے، پولیس سمجھ میں آتی ہے لیکن جو تیسرا دستہ ہر corner پر کھڑا تھا، وہ کون تھا؟

میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت بھی ہم بہت سی مشکلات کا شکار ہیں۔ مثلاً اسی شاہراہِ فیصل پر حامد میر پر جس طرح حملہ کیا گیا، جس طرح اس کو گولیوں کا نشانہ بنایا گیا، اس کو چار کلو میٹر تک بھگا بھگا کر مارا گیا، اس کو پہلی گولی ناتھا خان گوٹھ پر لگتی ہے، مشاہد صاحب کو پتا ہے اور آخری گولی اسے نیشنل اسٹیڈیم پر لگتی ہے جو میرے خیال میں پانچ کلو میٹر کا راستہ ہے۔ اگر اس قسم کے اندھا دھند واقعات کو ہم seriously نہیں لیتے، ایک human activist کا ملتان میں جو قتل ہوا، اگر ان واقعات کا ہم نوٹس نہیں لیتے تو اس ملک میں پھر ہم سب کے لیے، تمام جمہوری پارٹیوں کے لیے آواز اٹھانا بہت مشکل ہو گا۔

رضا بھائی نے کل ہونے والے ایک جلسے کی بات کی، کل تینوں جلسوں میں یہی ہوا۔ اگر وہاں طاہر القادری یہی کچھ کر رہا تھا تو یہاں اسلام آباد کے جلسے میں بھی parliamentarians کے لیے لفظ 'کمی کمین' استعمال ہو رہا تھا۔ الفاظ کچھ یوں تھے کہ کون سی democracy ہے، کس democracy کی بات کر رہے ہیں، یہ democracy اور یہ ہاؤس، انہیں تو derail ہونا چاہیے، ختم ہونا چاہیے۔ مجھے افسوس ہے کہ کراچی میں جماعتِ اسلامی جیسی تنظیم کے جلسے میں بھی بالکل یہی الفاظ استعمال ہو رہے تھے۔ جماعتِ اسلامی والے بھی انہی الفاظ اور اسی tone میں بات کر رہے تھے۔ میرے خیال میں ہم democrat لوگوں اور political parties کو، چاہے وہ پیپلز پارٹی ہو، مسلم لیگ (ن) ہو یا دوسری سیاسی جماعتیں ہوں، ہم سب کو مل کر ان کا نوٹس لینا ہو گا کہ اس طرح اگر غیر جمہوری طریقے سے ہر آواز کو دبانے کی کوشش کی جاتی رہی اور اس کو ہم نہیں روکتے تو جمہوریت کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ کہا گیا کہ کون سی جمہوریت ہے جو derail ہو جائے گی، ایسی democracy جس میں یہ لوگ بیٹھے ہیں؟ بھئی! اگر آپ کو لوگوں نے ووٹ نہیں دیے، اس ہاؤس میں نہیں پہنچایا تو اس کے ذمہ دار ہم تو نہیں ہیں۔ اگر عمران خان کو لوگوں نے وزیرِ اعظم کا ووٹ نہیں دیا، اتنے ووٹ نہیں ملے، اس کے ذمہ دار ہم تو نہیں ہیں۔ اگر جماعتِ اسلامی کو ووٹ نہیں ملتے گو کہ وہ الیکشن میں حصہ لیتے ہیں، تو ہم اس کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ کیا ہم تمام Houses کے بارے میں کہیں کہ ہم انہیں نہیں مانتے، ان میں تو غلط لوگ بیٹھے ہیں، اس میں ملک دشمن لوگ بیٹھے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس تماشے کو بند ہونا چاہیے۔ I support Raza's words کہ

ایک آدمی آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں اس ملک کے آئین کو نہیں مانتا۔ بھئی! تم ہوتے کون ہو؟ تم اس ملک میں آنے کے لیے تیار نہیں ہو، اس ملک کے شہری نہیں ہو اور اس ملک کے آئین کو نہیں مانتے۔

میں سمجھتا ہوں کہ ہم تمام سیاسی جماعتیں ان چیزوں کو انتہائی سنجیدگی سے لیں کہ اس طرح ہر کوئی کھڑا ہو کر پاکستان کے آئین کو، پارلیمنٹ کو، سینیٹ کو اور نیشنل اسمبلی کو مذاق نہ بناتا پھرے۔ میرے خیال میں ہمیں اس معاملے پر serious ہونا پڑے گا اور انہیں جواب دینا پڑے گا۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ حکومت سے demand کریں، آپ نے جو کچھ فرمایا ہے، یقیناً صحیح فرمایا ہے لیکن آپ حکومت سے demand کریں کہ ایسے لوگوں کا محاسبہ کریں۔ جی رؤف صاحب۔

Senator Abdul Rauf

سینیٹر عبدالرؤف: شکریہ، جنابِ چیئرمین! آج 12 مئی ہے، آج سے سات سال قبل پارلیمنٹ کی بالادستی، جمہوریت کی بقا، آزاد عدلیہ اور میڈیا کے لیے کراچی میں جن جوانوں اور سیاسی کارکنوں نے اپنی جان کی قربانی دی، ان کی روح کے لیے ایصالِ ثواب اور ان کی قربانی کو سلام پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین! آپ کو معلوم ہے کہ جب ڈکٹیٹر جنرل پرویز مشرف نے ایک منتخب وزیرِاعظم، میاں نواز شریف کی حکومت کا تختہ الٹ دیا اور ان کو حراست میں لے کر پابند سلاسل کیا تو ہماری پارٹی کے چیئرمین، محترم محمود خان اچکزئی صاحب واحد سیاسی لیڈر تھے جنہوں نے اسی رات بی۔بی۔سی کو انٹرویو دیتے ہوئے اس عمل کو condemn کیا۔ رضا ربانی صاحب نے بات کی، وہاں جو پچاس کے قریب لوگ شہید ہوئے، شاہراہِ فیصل پر جس طریقے سے گولیاں برسائی گئیں، میں تو کہتا ہوں کہ اگر کوئی درندہ صفت شکاری بھی پرندوں کا شکار کرنا چاہے تو وہ بھی اس قسم کی گولیاں نہیں برسائے گا جس طرح سیاسی کارکنوں پر گولیاں برسائی گئیں۔ ان سیاسی کارکنوں میں پاکستان پیپلز پارٹی کے کارکن شامل تھے، اس میں اے۔این۔پی کے کارکن شامل تھے، اس میں پشتونخوا ملی عوامی پارٹی کے کارکن شامل تھے، اس میں مسلم لیگ اور جماعتِ اسلامی کے کارکن بھی شامل تھے۔ ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے رات کو ٹی۔وی پر آکر کہا کہ آج آپ نے عوام کا زور دیکھا اور عوام نے سیاسی کارکنوں کو کس انداز

میں جواب دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ دہشت گرد تنظیمیں جو اس وقت پس پردہ کھڑی تھیں اور وہاں ان لوگوں اور سیاسی کارکنوں کے ساتھ جو کچھ ہوا، یہ اس ملک کا المیہ ہے۔ انہوں نے جان کا نذرانہ دے کر آج ایوانِ بالا اور ایوانِ زیریں کو جلا بخشی۔

جنابِ چیئرمین! اعتزاز صاحب اس بات کی گواہی دیں گے کہ سب سے پہلے کوئٹہ میں عدلیہ کی آزادی اور بحالی کے لیے ہم نے جلوس نکالا۔ چھ کلو میٹر پر مشتمل جلوس صبح دس بجے ایئرپورٹ سے شروع ہوا اور رات بارہ بجے ہم ہائی کورٹ پہنچے۔ اس جدو جہد کی ابتدا جب کوئٹہ سے ہوئی تو ملک کے تمام شہروں میں، لاہور، فیصل آباد، راولپنڈی اور اسلام آباد میں جن لوگوں نے عدلیہ کا ساتھ دینا چاہا، ان کے ساتھ تو ایسے واقعات نہیں ہوئے لیکن جب کراچی میں جمہوریت کی بحالی کے لیے تمام سیاسی کارکن جمع ہوئے، اسی انداز سے انہوں نے جلسے جلوس اور ریلیاں منعقد کیں، اے۔ این۔ پی کے جلوس آرہے تھے، پیپلز پارٹی کے جلوس آرہے تھے، پشتونخوا ملی عوامی پارٹی کے جلوس آرہے تھے، انہی جلوسوں میں ہمارے اکابرین بھی شامل تھے، وہاں جس انداز سے اس جلوس کو روکنے کی کوشش کی گئی، containers کھڑے کر کے ایک ہی جگہ سے انہیں داخل ہونے کے لیے جو راستہ دیا گیا، چاروں طرف سے وہاں پر terrorist قوتوں اور دہشت گرد تنظیموں نے ان کو گھیر رکھا تھا اور پھر ان پر گولیاں برسائی گئیں۔ میں یہ سوال کرنا چاہتا ہوں میاں رضا ربانی صاحب سے، موجودہ حکومت سے، قابلِ احترام سپریم کورٹ سے، جب وہ ہر بات پر suo motu notice لیتے ہیں تو ان کی بقا کے لیے اور ان کی آزادی کے لیے، میڈیا کی آزادی کے لیے جب وہاں لوگوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا، آج سات سال ہو چکے ہیں، اس طرف کسی نے توجہ نہیں دی۔ میں یہاں بزنجو صاحب کی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ ہم ان جمہوریت کے پروانوں کو یاد رکھیں جن لوگوں نے اپنے سینے پر گولیاں کھا کر آج پارلیمنٹ کو، اس ایوان کو اور قومی اسمبلی کو مقدم رکھا ہے۔ اس ایوان میں بیٹھ کر ہم ان شہدا کو بھول جاتے ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے parliamentarians کو اس مقام تک پہنچایا ہے۔ اس کے ساتھ ہی میں اس ہاؤس میں آنے والے نئے ممبر، ڈاکٹر سومرو صاحب کو مبارکباد پیش کرنا چاہوں گا اور ان سے توقع کروں گا کہ وہ پسے ہوئے طبقات اور محکوم اقوام کے حقوق کے لیے اور اس ملک میں جمہوریت کے لیے، سینیٹ میں دوسرے ممبرز کا ساتھ دیں گے۔ میں آج

مطالبہ کرنا چاہوں گا سپریم کورٹ سے اور حکومت سے کہ وہ کم از کم 12 مئی کے قاتلوں کو افشا کرے اور انہیں کیفرِ کردار تک پہنچائے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: خٹک صاحب۔

Point of Order: Murder of Rashid Rehman Advocate

سینیٹر افراسیاب خٹک: شکریہ، جناب چیئرمین! 12 مئی کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے، میں اس کی تائید کرتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ اے۔این۔پی کی طرف سے ہمارے شاہی سید صاحب اس کے متعلق تفصیل سے بات کریں گے۔

میں آپ کی اجازت سے اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم واقعے کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ پچھلے ہفتے ملتان میں ایک وکیل راشد رحمٰن ایڈووکیٹ کو، جو انسانی حقوق کمیشن کے ممبر تھے اور انسانی حقوق کی تحریک کے بہت بڑے کارکن تھے، ان کے دفتر میں قتل کیا گیا۔ ایک مہینہ پہلے راشد رحمٰن ایڈوکیٹ ایک کیس کے سلسلے میں پیش ہوئے تو کھلی عدالت میں انہیں دھمکی دی گئی اور انہیں بتایا گیا کہ اگلی پیشی پر وہ پیش نہیں ہو سکے گا کیونکہ وہ زندہ نہیں ہوگا۔ اس نے عدالت کی توجہ دلائی، اس نے بار ایسوسی ایشن کو خط لکھے، انسانی حقوق کمیشن نے میٹنگز کیں، قراردادیں پاس کیں، حکومت کی توجہ دلائی لیکن ایک مہینے کے بعد راشد رحمٰن ایڈوکیٹ کو قتل کیا گیا کیونکہ وہ ایک مقدمے میں وکیل کے طور پر پیش ہو رہا تھا۔ جناب والا! یہ بہت سنگین واقعہ ہے۔ اگر ہم نے توجہ نہیں دی تو نتائج سنگین ہوں گے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک رینگتی ہوئی فسطائیت ہمارے معاشرے میں آ رہی ہے۔ ایک ایسا fascist جو اپنے سے مخالف نکتہ نظر کو برداشت کرنے کو تیار نہیں ہے اور صرف یہ نہیں ہے بلکہ وہ Prosecutor, Judge and jury تینوں خود بننا چاہتا ہے اور موقع پر فیصلے کرنا چاہتا ہے اور ان لوگوں کو قتل کرنا چاہتا ہے جو اس کے نکتہ نظر سے اتفاق نہیں کرتے۔ یہ بڑی سنگین صورت حال ہے۔ آپ تاریخ پر نظر ڈالیں تو 1930 کی دہائی میں جرمنی میں ایک کمزور republic, weimar republic تھی جیسے ہماری republic ہے ایسی republic تھی اور وہاں پر جو national socialist party تھی بظاہر وہ کہتی تھی کہ وہ آئین کو مانتی ہے لیکن اس آئین سے فائدہ اٹھا کر انہوں نے اس آئین کو ختم کیا اور جرمنی میں fascism کا نظام نافذ کیا۔ یہاں پر بھی

fascists ہماری ریاست پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں اور ہمارے معاشرے کو bulldoze کرنا چاہتے ہیں۔ جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ایسا واقعہ ہے کہ حکومت کو اس کی تحقیقات کرنی چاہئیں۔ راشد رحمٰن کے قتل کی عدالتی انکوائری ہونی چاہیے اور مجرموں کو سزا ہونی چاہیے۔ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ کل جو جلسے اور جلوس ہوئے ہیں تھوڑا سا ان کا بھی اس سے تعلق ہے۔ ایسے معلوم ہوتا ہے جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ یہ جو موجودہ جمہوری set up ہے اس کے لیے جو خطرات ہیں ان کی ان کو پشت پناہی حاصل ہے، جو انتہا پسند قوتیں ہیں، جو proscribed organizations ہیں۔ جناب والا! یہ بڑی serious بات ہے۔ پچھلے دو تین ہفتوں میں ساری banned تنظیمیں جلوس نکالتی رہی ہیں اور وہ بعض ریاستی اداروں کے ساتھ اپنے تعلق کا اظہار کرتی رہی ہیں۔ یہ بڑی serious صورت حال ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا نوٹس لینا چاہیے اور ہماری ریاست کو انتہا پسندی اور دہشت گردی کے بارے میں ایک واضح لائن اختیار کرنی چاہیے۔ افغانستان کی ریاست ہم سے بہت کمزور ریاست ہے لیکن اس نے ایک صاف موقف اختیار کیا ہے اور افغان معاشرہ بھی ان کے ساتھ کھڑا ہو گیا ہے۔ ابھی پچھلے الیکشن میں ہم نے دیکھا ہے۔ لیکن یہاں پر چونکہ ہماری ریاست کی پالیسیاں confused ہیں اس وجہ سے معاشرے میں بھی confusion ہے اور اس confusion کا فائدہ انتہا پسند اور دہشت گرد اٹھا رہے ہیں اور دہشت گردوں کے لامتناہی مذاکرات کا سلسلہ بھی جاری ہے، ان کا بھی کوئی نتیجہ نہیں نکلا اور نتیجہ یہ ہے کہ ہمارا معاشرہ تقسیم اور vulnerable ہے اور اگر ہم آج کھڑے نہیں ہوئے، راشد رحمٰن کا نام ہم نے نہیں لیا، اور ان لوگوں کا نام نہیں لیا جو قانون کی حکمرانی کے لیے کھڑے ہیں، ان کے ساتھ ہم کھڑے نہیں ہوتے تو ہم میں سے کل کوئی نہیں بچے گا آئین اور قانون کی بات کرنے کے لیے۔ اس لیے میں مطالبہ کرتا ہوں کہ حکومت کو راشد رحمٰن کے قتل کی عدالتی انکوائری کرنی چاہیے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔ سعید غنی صاحب! وقت کا ذرا خیال رکھیں۔

Senator Saeed Ghani

سینیٹر سعید غنی: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ آج کا دن جس کا تذکرہ رضا ربانی صاحب نے کیا ہے 12 مئی 2007، میں سمجھتا ہوں کہ شاید کچھ لوگ اس کو بھول جائیں لیکن وہ لوگ جو اس دن سڑکوں پر تھے یا جو اس دن نشانے پر تھے وہ قطعی طور پر نہیں بھول سکتے اور اتفاق سے میں ان میں

سے ایک ہوں۔ اس دن رضا ربانی صاحب، ہمارے وزیر اعلیٰ سندھ سید قائم علی شاہ صاحب، شیری رحمن، نوید قمر، کمال اظفر اور بہت سارے لوگ تھے اور پارٹی کے کافی ورکرز تھے ان کے ساتھ ہم شاہراہ فیصل پر تھے اور جس طرح سے ان قافلوں پر فائرنگ ہوئی اور میرے ساتھ کھڑے ہوئے ہمارے ایک لڑکے کو ٹانگ میں گولی لگی۔ میرے ساتھ میرے بھائی بھی تھے۔ بھائی کو ایک گولی لگی جو اس کی قمیض چیرتی ہوئی نکل گئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو بچایا۔ ایک اور میرے بھائی کو گولی لگی لیکن اللہ نے اس کو distance کی وجہ سے محفوظ رکھا کہ وہ dead ہو کر گر گئی۔ اتنے قریب سے جب آپ یہ سارے واقعات دیکھ رہے ہوں تو میں نہیں سمجھتا کہ زندگی بھر آپ ان کو بھلا سکیں۔ ہمیں آج ان 12 مئی کے شہیدوں کو خراج عقیدت اس لیے بھی پیش کرنا چاہیے کہ اس روز جب وہ سڑکوں پر نکلے تو ان کا کوئی ذاتی مقصد نہیں تھا۔ وہ اپنی ذاتی لڑائی لڑنے نہیں جا رہے تھے۔ ان کی کسی سے کوئی دشمنی نہیں تھی۔ وہ اس ملک میں آزاد عدلیہ کا ایک خواب جو ہم سب نے دیکھا تھا اس کی تعبیر کے لیے سڑکوں پر آئے اور انہوں نے اپنی جانیں قربان کیں اور میں سمجھتا ہوں کہ جب تک یہ ملک باقی ہے ان بے گناہ لوگوں کی یاد ہمیں رہے گی لیکن یہ واقعہ ایک اکیلا واقعہ نہیں ہے، اسی تسلسل میں ایک واقعہ اسلام آباد میں پیپلز پارٹی کے کیمپ پر بھی ہوا تھا جس میں ہمارے کئی کارکن شہید بھی ہوئے اور اسرار شاہ صاحب زخمی ہوئے اور ان کی ٹانگیں بھی کٹ گئیں۔ پھر ایک واقعہ جس سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں محفوظ رکھا، جس کا تذکرہ چوہدری پرویز الٰہی on record کر چکے ہیں کہ ان کے علم میں یہ بات آئی کہ چوہدری افتخار کا جو قافلہ پنڈی سے لاہور جا رہا تھا اس پر بھی اسی قسم کا دہشت گردی کا واقعہ ہونے والا تھا لیکن پرویز الٰہی صاحب کے علم میں جب یہ بات آئی تو انہوں نے اس کو روکا اور وہ دہشت گردی نہیں ہونے دی۔ اب دہشت گردی کا سامنا ہمیں تو بہر حال کافی عرصے سے ہے، آج کل بھی واقعات ہوتے ہیں لیکن اس دہشت گردی کی انفرادیت یہ تھی کہ اس وقت جو ملک کا سربراہ تھا، جو فوجی آمر تھا وہ اس دہشت گردی کو ownership دے رہا تھا اور وہ کھڑے ہو کر یہ کہہ رہا تھا کہ یہ عوامی طاقت ہے جس کا لوگوں نے مظاہرہ کیا ہے۔ اب دہشت گردی ہوئی اور لوگ ہلاک ہوئے، کئی چہرے بے نقاب ہوئے، ملزم ہمارے سامنے ہیں لیکن اس وقت جو عدالتیں بحال ہوئیں اور پھر اس کے بعد افتخار محمد چوہدری صاحب کافی عرصے تک چیف جسٹس آف پاکستان رہے اور لاتعداد مرتبہ لوگوں نے انہیں یاد کروایا کہ عدلیہ کی آزادی کے لیے اور آپ کی بحالی کے لیے جن لوگوں نے اپنی جانیں قربان کی ہیں ان کو بھی انصاف فراہم کیا

جائے لیکن مجھے نہیں پتا کہ وہ کیا اسباب تھے کہ ان کی bench پر دو بوتلیں شراب والا کیس تو آ تا رہا لیکن پچاس کے قریب بے گناہ لوگ جنہوں نے اس ملک میں آزاد عدلیہ کے لیے اپنی جانیں قربان کیں اس مقدمے کی فائل ان کی table پر نہیں آ سکی اور آج تک وہ لوگ اپنے قاتلوں کو تلاش کر رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! ہمیں ضرورت اس بات کی ہے کہ بہت سارے واقعات ہوئے ہیں جن کے ذمہ داران کا ہمیں پتا نہیں ہے لیکن کم از کم عدالتی آزادی کے لیے لڑنے والے لوگوں کے قاتلوں اور دہشت گردوں کا ہمیں پتا ہے۔ اس کی ownership لینے والے اس وقت کے فوجی آمر کا ہمیں پتا ہے جو اس وقت خوش قسمتی سے اس ملک میں بہت سارے مقدمات کا سامنا کر رہا ہے۔ ہماری عدالتوں کو بہت شوق چڑھا ہوا تھا ہر کام کرنے کا اور ہر آدمی کو انصاف دینے کا لیکن افسوس کہ اس کیس کا فیصلہ وہ نہیں کر سکے بلکہ شاید اس کیس کی ایک hearing بھی وہ نہ کر سکے۔ میں آج اس فورم سے مطالبہ کرتا ہوں کہ ہم شاید ان لوگوں کو واپس نہیں لا سکتے جو بے چارے اس دن شہید ہو گئے لیکن کم از کم کوئی ایسا کام کر جائیں کہ ان کے قاتلوں کو سزا مل جائے، ان کے قاتلوں کی سرپرستی کرنے والے لوگوں کو سزا مل جائے تاکہ اس ملک میں آئندہ کوئی حکمراں کسی دہشت گردی کو ownership نہ دے سکے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔ جی، مشاہد حسین صاحب۔

Point of Order by Senator Mushahid Hussain Syed Regarding Irregularities in Elections

Senator Mushahid Hussain Syed: Thank you very much. بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ Basically I want to use this opportunity Mr. Chairman,

کہ وہ خاص طور پر ہمارے دوست، ہمارے ساتھی اور بڑے زبردست سیاسی کارکن بھی ہیں، میں ڈاکٹر قیوم سومرو صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں۔ It is a very well deserved elevation ڈاکٹر قیوم سومرو صاحب بڑے دبنگ آدمی ہیں، دلیر آدمی ہیں اور ان کا مڈل کلاس طبقے سے تعلق ہے اور انہوں نے بڑی commitment show کی ہے۔ دوستی وہ ہوتی ہے جو نبھائی جائے مشکل وقت میں and he proved to be a solid friend of Mr. Asif Ali Zardari in times of distress when Mr. Zardari was in Jail and when there was no hope that they were coming out or coming to power. So, I would like to

compliment him. میرا ان سے بڑا personal تعلق ہے۔ ہماری پرانی یاری دوستی ہے and I respect him a lot, I feel that the Senate will be enriched with his presence. On another note I like to mention بہت مبارک ہو ڈاکٹر صاحب! آپ نے بڑی ٹکا کر اچھی تقریر کی ہے۔ جس طرح میں نے کہا کہ دبنگ آدمی ہیں وہ آپ نے ثابت کر دیا ہے۔

I would like to draw the attention of the House to that. ایک رپورٹ آئی ہے FAFEN (Free and Fair Election Network) ایک NGO ہے۔ انہوں نے ایک document تیار کیا ہے and it has not been contradicted that there were 71000 irregularities in the last elections. اور ابھی

just before the House began I was talking to the honourable Leader of the Opposition, Ch. Aitzaz Ahsan *Sahib* and he was mentioning a constituency in Lahore, NA 124, where his wife Madam Bushra Aitzaz *Sahiba*, who is the President of the Pakistan Women Cricket Association and also a leader in her own right that how the bags were tampered with. Out of 264 polling stations, she said 150 bags of the voting were tampered with. So, I think, it is a very serious issue and this issue is going to become a big issue. People may differ with Mr. Imran Khan on lot of things but the issue Imran Khan has raised has lot of weight and there have been complaints from lot of people. So, I feel that the Government should also rise to the occasion and allow that inquiry whether they are 4 constituencies or 40 constituencies or 14 constituencies. Let the facts come out otherwise the electoral mandate of May, 2013 would be in doubt. Thank you very much, Mr. Chairman.

جناب قائم مقام چیئرمین: Zero hour تو ختم ہو چکا ہے بلکہ بیس منٹ زیادہ ہو گئے ہیں۔ اگر آپ کو بہت ضروری بات کرنی ہے تو کر لیں۔ جی شاہی سید صاحب۔

سینیٹر شاہی سید: جناب چیئر مین! میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ بارہ مئی 2007 تاریخ کا بدترین دن تھا جس کی وجوہات آزاد عدلیہ کے لیے تھیں۔ میں تمام پارٹیوں کا نام نہ لے سکوں گا لیکن بارہ مئی کے دن جمہوریت پر بھروسہ کرنے اور آزاد عدلیہ کا خواب دیکھنے والی تمام پارٹیوں نے اپنا اپنا کردار ادا کیا تھا۔

بارہ مئی کے واقعات کے گواہ جیو اور دیگر چینلز ہیں، خاص طور پر "آج" ٹی وی پر طلعت حسین شو میں جیسے دکھایا گیا تھا کہ جج صاحبان خود عدالتوں میں دیواریں پھلانگ کر گئے۔ خواتین وکلا سے اٹھک بیٹھک کروائی گئی۔ اس دن containers لا کر roads block کی گئیں۔ پولیس سے اسلحہ کس نے جمع کروایا۔ اڑتالیس لوگ شہید ہوئے جن میں سے بائیس لوگ عوامی نیشنل پارٹی کے تھے۔ اس میں خود وکلاء شہید ہوئے۔

جناب چیئر مین! سمجھ سے بالاتر بات یہ ہے کہ جس عدلیہ کی آزادی کے لیے یہ قربانی دی گئی وہ عدلیہ، وہ چیف جسٹس صاحب اپنی کامیابی کے بعد ان وکلا کے گھر تعزیت کرنے بھی نہ گئے اور سات سال گزر گئے۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جب اس کیس کا سندھ ہائی کورٹ میں چلنے کا دن آیا تو آٹھ ہزار لوگوں نے کورٹ کا گھیراؤ کیا اس کے باوجود میں چار بندوں کے ہمراہ اس کورٹ میں پیش ہوا۔ میں خود eye witness ہوں اور میں اس کو ریکارڈ کا حصہ بنانا چاہتا ہوں کہ میں eye witness ہوں اور میرے ساتھ ہزاروں لوگ اور بھی ہیں۔

جناب قائم مقام چیئر مین: ذرا مختصر کر لیں۔

سینیٹر شاہی سید: اڑتالیس لوگوں کی شہادت کے بعد، میڈیا والوں اور وکلا کی شہادت کے بعد اور چار سو لوگوں کے زخمی ہونے کے باوجود، ہزاروں eye witnesses کے باوجود عدالت اس پر action نہ لے تو ہم اس کا مطلب کیا لیں۔ کیا اس عدلیہ، میڈیا اور پارلیمنٹ پر کوئی اور مخلوق بھی مسلط ہے جس نے اس کو روک کر رکھا ہوا ہے۔ وہ لوگ ہم سے پوچھتے ہیں اور آپ ہمیں دو منٹ دیتے ہوئے بڑا احسان کر رہے ہیں۔ میں جب کراچی جاؤں گا تو جو لوگ زخمی اور معذور ہیں اور اپنے گھروں میں پڑے ہوئے ہیں، جو وہیل چیئرز پر چلتے ہیں وہ لوگ ہم سے یہ سوال کریں گے کہ آپ لوگ تو سینیٹ میں گئے وہاں آپ نے ہمارے لیے کیا آواز اٹھائی؟ میں صرف اور صرف موجودہ حکومت سے یہ اپیل کروں گا کہ خدارا! اس واقعہ کی judicial enquiry کروائی جائے۔ اس میں جو بھی ملوث

ہے اس کے خلاف کارروائی کریں۔ اور میں نبیل گبول کو یاد دلادوں کہ وہ میرے پاس آئے کہ انہیں اسلحہ چاہیے۔ میں نے جواب دیا کہ میرے پاس تو بارہ بور بندوق ہے جو شکار کے لیے ہے۔ اگر میں وہ تمہیں دے دوں تو ہم کیا کریں گے۔ کئی لوگ جن میں ظفر جھگڑا صاحب، رضا ربانی صاحب، شیریں رحمان اور سارے بڑے بڑے سیاستدان شامل ہیں، گھیراؤ میں آئے تھے اور ہم نے لاشیں اٹھائی تھیں۔ چار سو لوگ زخمی تھے۔ اس کے باوجود اس پر کچھ نہ ہونا قابل افسوس ہے۔ میں اس پر ٹوکن واک آؤٹ کرتا ہوں اور دیگر سب ممبران سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اس بارہ مئی والے واقعہ پر واک آؤٹ میں ہمارا ساتھ دیں۔ شکریہ۔

(اس موقع پر ہاؤس کے تمام ممبران نے بارہ مئی کے واقعہ پر ٹوکن واک آؤٹ کیا)

جناب قائم مقام چیئرمین: پھر ہم کیوں بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ پتا نہیں میں یہاں کس لیے بیٹھا ہوں۔

(اس مرحلہ پر ممبران ٹوکن واک آؤٹ ختم کر کے ہاؤس میں واپس آئے)

Mr. Acting Chairman: We now take up Item No.2, Mr. Karim Ahmed Khawaja may move Item No.2 please.

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: سعیدہ اقبال صاحبہ! دیکھیں قومی اسمبلی کا اجلاس شروع ہو رہا ہے اور وزیر صاحب نے وہاں جانا ہے لیکن ہم اس کو continue کریں گے اور اس کے بعد آپ کو وقت مل جائے گا۔ آپ کو دو منٹ نہیں دس منٹ ملیں گے۔ جی خواجہ صاحب۔

Senator Karim Ahmed Khawaja: I move for leave to introduce a Bill to make provision for protection of cyber crimes [The Protection of Cyber Crimes Bill, 2014].

Mr. Acting Chairman: Is it opposed?

Mrs. Anusha Rahman Ahmad Khan (Minister for Information Technology and Telecommunication): Yes, it is opposed.

جناب قائم مقام چیئر مین: اس سے پہلے کہ اس پر debate شروع ہو آپ اس بل کی favour میں کچھ کہیں گے ؟

مسز انوشہ رحمان احمد خان: میں پہلے آپ کو صرف یہ بتادوں جناب چیئر مین، بات یہ ہے کہ حکومت نے سائبر کرائم کے بارے میں اپنا بل بنا کر کابینہ کو بھیج دیا ہے۔ اس کو ہم نے چار ماہ تک اپنی ویب سائیٹ پر for all comments uploaded رکھا تھا۔ Any input that was given to us was considered during drafting of the Bill. اب معزز ممبر نے اس پر اتنی محنت کی ہے۔ میں ان کو آپ کے توسط سے ڈرافٹ دے دیتی ہوں۔ وہ اس پر اپنی amendment propose کر دیں اور جب یہ کمیٹی میں آئے گا تو اس میں اپنی تجاویز دے دیں جو بھی ہوں جو اس میں نہیں ہیں۔ ایک بل پہلے ہی Cabinet کے پاس ہے اور اب اگر آپ نیا بل دیتے ہیں جس میں بہت ساری چیزیں almost وہی ہیں جو پہلے ہی ہمارے بل میں بھی موجود ہیں جو حکومت کا بل ہے۔

جناب قائم مقام چیئر مین: خواجہ صاحب آپ اس پر کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

مسز انوشہ رحمان احمد خان: دوسری بات یہ ہے کہ اس کا جو ٹائٹل ہے، جناب چیئر مین! وہ کہتا ہے

Protection of Cyber Crimes Bill, we are actually working on prevention of Cyber Crimes Bill. Cyber Crimes کو protect تو نہیں کرنا، اُن کو prevent کرنا ہے۔

سینیٹر کریم احمد خواجہ: جناب! وزیر صاحبہ کا اپنا opinion ہے۔ میں نے گزشتہ تین مہینوں سے یہ بل بنایا ہے جو مختلف ممالک میں لاگو ہے۔ اس حساب سے ہم نے بنایا کہ اس میں UK ہے، USA ہے، Canada ہے، United Nations ہے اور ہندوستان ہے۔ ہم نے یہ بل بڑی محنت سے بنایا ہے، میں چاہوں گا کہ وہ کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور اس کے بعد ان کا بھی بل وہاں آجائے، ہم بات کر سکتے ہیں مگر میں نہیں چاہوں گا کہ یہ defer کیا جائے، ہم نے اسے تین مہینوں میں بڑی محنت سے بنایا ہے، اس میں ہماری پارٹی کی بھی رضامندی تھی، اس حساب سے میں نے بنایا، اس کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب قائم مقام چیئر مین: جی رضا صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: میں Leader of the House سے بھی اور اُن کے توسط سے منسٹر صاحبہ سے عرض کروں گا کہ a lot of effort has gone into this Bill by the honourable member and let it be referred to the Standing Committee. اگر Government کا بھی بل ہے they can then sit down in the Committee and thrash it out.

جناب قائم مقام چیئر مین: جی منسٹر صاحبہ۔

Mrs. Anusha Rahman Ahmad Khan: That is fine. If that is the request it is fine.

Mr. Acting Chairman: OK. it is referred to the concerned Committee. Yes Mr. Karim Khawaja *sahib*.

Introduction of the Protection of Cyber Crimes Bill, 2014 by Senator Karim Ahmed Khawaja

Senator Karim Ahmed Khawaja: Sir, I beg leave to introduce the Bill to make provision for the protection of cyber crimes [The Protection of Cyber Crimes Bill, 2014].

Mr. Acting Chairman: The Bill, as introduced stands referred to the Standing Committee concerned.

Senator Karim Ahmed Khawaja: Thank you Sir.

Mr. Acting Chairman: Item No. 4. Mr. Farhatullah Babar *sahib*.

Introduction of the Protection Against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill, 2014 by Senator Farhatullah Babar

Senator Farhatullah Babar: Thank you Sir, I wish to move for leave to introduce a Bill to amend the Protection against Harassment of Women at the Workplace Act, 2010 [The Protection against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill, 2014].

جناب قائم مقام چیئرمین: جی منسٹر صاحب، آپ اس کو oppose کریں گے؟

شیخ آفتاب احمد (وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور): نہیں جناب! میری درخواست ہے کہ آپ اس کو Standing Committee میں refer کر دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی بابر صاحب۔

Senator Farhatullah Babar: Thank you, Mr. Chairman! I wish to introduce the Bill to amend the Protection against Harassment of Women at the Workplace Act, 2010 [The Protection against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill, 2014].

Mr. Acting Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned.

Senator Farhatullah Babar: Thank you.

Mr. Acting Chairman: Item No. 6. Col. Mashhadi *sahib*.

The Pakistan Penal Code (Amendment) Bill, 2014 by Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you, Mr. Chairman! I wish to move that the Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 [The Pakistan Penal Code (Amendment) Bill, 2014], as reported by the standing Committee, be taken into consideration at once.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی منسٹر صاحب، آپ oppose کر رہے ہیں۔

شیخ آفتاب احمد: نہیں جناب! اس کو میں oppose نہیں کر رہا۔

Mr. Acting Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 [The Pakistan Penal Code (Amendment) Bill, 2014], as reported by the standing Committee, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Acting Chairman: The second reading of the Bill. We may now take up the second reading of the Bill, clause by clause consideration of the Bill. Question is that Clause 2 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Acting Chairman: Clause 2 stands part of the Bill. We may now take up Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill. The question is that, Clause 1, the Preamble and the Title do stand part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Acting Chairman: Clause 1, the Preamble and the Title stand part of the Bill. Item No. 7. Mashhadi *sahib*.

The Pakistan Penal Code (Amendment) Bill, 2014, Passed Unanimously

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you sir. I move that the Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 [The Pakistan Penal Code (Amendment) Bill, 2014], be passed.

Mr. Acting Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 [The Pakistan Penal Code (Amendment) Bill, 2014], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Acting Chairman: The Bill stands passed unanimously.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you Sir.

Mr. Acting Chairman: Item No.8. We may now take up item No.8. Mrs. Nasreen Jalil, Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi and Dr. Muhammad Farogh Naseem, may move item No. 8, please.

The Supreme Court of Pakistan (Curative Jurisdiction) Bill, 2012 Moved by Senator Nasreen Jalil

Senator Nasreen Jalil: I beg leave to move that the Bill to provide for the Curative of Review by the Supreme Court of Pakistan [The Supreme Court of Pakistan (Curative Jurisdiction) Bill, 2012], as reported by the Standing Committee, be referred to a Select Committee.

Mr. Acting Chairman: I now put the motion before the House. It has been moved that the Bill to provide for the Curative of Review by the Supreme Court of Pakistan [The Supreme Court of Pakistan (Curative Jurisdiction) Bill, 2012], as reported by the Standing Committee, be referred to a Select Committee.

(The motion was carried)

Mr. Acting Chairman: The Bill as reported by the Standing Committee, stands referred to the Select Committee.

Observation of Mr. Acting Chairman Regarding Formation of the Select Committee

Mr. Acting Chairman: The Minister-in-charge of the Ministry to which a Bill relates, the Chairman of the Standing Committee concerned with the Bill, the member-in-charge and the Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs shall be included in every Select

Committee and shall not be necessary to include their names in any motion or election of such a Committee. The other members of the Select Committee shall be elected by the Senate when a motion that ‘the Bill be referred to a Select Committee’ is adopted.

راجہ صاحب آپ اور Leader of the Opposition آپس میں مشورہ کر لیں۔

Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: *Insha Allah*, we will form the Select Committee.

Mr. Acting Chairman: Thank you. Now we move to item No.9. Mrs. Nasreen Jalil.

The Review of Innocence Claims Bill, 2012

Senator Nasreen Jalil: Thank you Sir! I wish to move that the Bill to provide for an extraordinary procedure to investigate and determine credible claims of factual innocence [The Review of Innocence Claims Bill, 2012], as reported by the Standing Committee, be referred to a Select Committee.

Mr. Acting Chairman: I now put the motion before the House. It has been moved that the Bill to provide for an extraordinary procedure to investigate and determine credible claims of factual innocence [The Review of Innocence Claims Bill, 2012], as reported by the Standing Committee, be referred to a Select Committee.

(The motion was carried)

Mr. Acting Chairman: The Bill as reported by the Standing Committee, stands referred to the Select Committee.

جی راجہ صاحب اس کو بھی آپ اور Leader of the Opposition دیکھ لیں۔ Points of order لے لیتے ہیں۔ جی مولانا حیدری صاحب۔

Point of Order by Senator Molana Abdul Ghafoor Haideri Regarding Incident of 12th May, 2007

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں آغاز محترم جناب ڈاکٹر عبدالقیوم سومرو صاحب کی مبارکباد سے کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ وہ جتنا عرصہ یہاں سینیٹ میں رہیں، ملکی اور قومی خدمت کا فریضہ سرانجام دیتے رہیں اور ان سے توقع ہے کہ وہ سینیٹ میں آئینی کردار ادا کریں گے۔ اللہ ان کو خوش رکھے۔ یہاں 11 مئی کی بھی بات کی گئی اور 12 مئی کی بھی بات کی گئی۔ گیارہ مئی کل گزر گیا، کافی دنوں سے پورے ملک میں شور شرابا تھا، تجزیے تھے کہ گیارہ مئی کو کیا ہونے والا ہے؟ کپتان صاحب خیبر پختونخوا میں اپنے ناکامی کو چھپانے کے لیے قوم کے سامنے کوئی نئے نعرے اور نئی بات رکھنا چاہتے تھے۔ ماشاء اللہ کینیڈا میں مقیم شیخ الاسلام طاہر القادری صاحب کے بارے میں ایک صحافی مجھ سے پوچھ رہے تھے کہ شیخ الاسلام بندہ کیسا ہے۔ میں نے کہا کہ جس نے دعوی کیا اس سے پوچھیں، میں سیاسی کارکن ہوں۔ جناب والا! آپ سب جانتے ہیں کہ وقتاً فوقتاً اس طرح کی قوتوں کو متحرک کیا جاتا ہے، اس کے کیا مقاصد ہیں، وہ میرے خیال میں ہم سب جانتے ہیں، ہم سب سیاسی کارکن ہیں۔ ایسی قوتوں کو کیونکر اٹھایا جاتا ہے، پیچھے کیا مقاصد ہوتے ہیں، کیا یہ صرف مغرب کا ایجنڈا ہے یا یہاں کی بعض قوتیں بھی ان کی پشت پر ہیں۔ اس کے بعد اربوں روپے کے اخراجات ہوتے ہیں ٹی وی چینلز پر، میڈیا پر، اس قسم کے مظاہروں پر، عام سیاسی جماعت تو سوچ بھی نہیں سکتی۔

جناب والا! گیارہ مئی کو جو انتخابات ہوئے ان انتخابات پر تحفظات کا اظہار ہر ایک سیاسی جماعت نے کیا، جمعیت العلمائے اسلام نے کیا، پیپلز پارٹی نے، مسلم لیگ (ن) جن کی آج وفاق میں حکومت ہے، صوبہ پنجاب میں حکومت ہے، عمران خان نے بھی کیا، اے این پی نے بھی کیا، ہو سکتا ہے ایم کیو ایم نے بھی کیا ہو لیکن یہ بات آڑے آ رہی تھی کہ ایک سسٹم جو چل نکلا ہے، اسے چلنے دینا چاہیے یا احتجاجی مظاہرے اور دھرنے دینے چاہئیں۔ سب جماعتوں نے اس نزاکت کو محسوس کیا اور تحفظات کے اظہار کے باوجود انتخابی نتائج کو تسلیم کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ پانچ سال جو ماضی کے گزرے اور اب جو سلسلہ چل پڑا ہے یہ اسی کا تسلسل ہے۔ شکایات بہت سی ہیں، اعتراضات بہت ہو سکتے ہیں، گزشتہ حکومت پر بھی، اس حکومت پر بھی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ سلسلہ چلتا ہے، اس میں استحکام آتا ہے

تو اس سے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ادارے مستحکم ہو جائیں گے، ہماری معیشت بہتر ہو جائے گی، ہمارا ملک ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو گا۔ لہٰذا کل جو ڈرامہ چلایا گیا میری نظر میں اس کا کوئی جواز نہیں تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم بھی پشاور میں اس طرح کا احتجاج کریں کہ ان کو بھی سال ہو رہا ہے نہ وہاں امن و امان کا مسئلہ بہتر ہوا ہے، نہ وہاں ترقیاتی کام شروع ہوئے ہیں، نہ لوگوں کو روزگار ملا ہے، جو دعوے کئے تھے، اب تو بات یہاں تک پہنچی ہے کہ ان کے صوبائی اسمبلی کے ممبران نالاں ہیں کہ ہمیں کام نہیں کرنے دیا جا رہا۔ بہر حال میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس طرح بات چلتی ہے تو بات لمبی ہو جاتی ہے۔ جو کچھ ہوا اب ہمیں آگے چلنا چاہیے، ہمارے درمیان وحدت اور یکجہتی ہونی چاہیے، میں سمجھتا ہوں کہ تنہا مسلم لیگ بھی اگر چاہے کہ ملک کو جو درپیش مسائل ہیں، خاص طور پر دہشت گردی کا مسئلہ ہے، انرجی کا مسئلہ ہے، معیشت کے مسائل ہیں، بہت سے اور مسائل ہیں مسلم لیگ (ن) کیلئے حل نہیں کر سکتی۔ پوری قوم کو، تمام سیاسی جماعتوں کو مل کر یکسو ہو کر کام کرنا ہو گا، کیونکہ ریاست، ملک ہم سب کا ہے، حکومت آج مسلم لیگ کی ہے کل کسی اور کی بھی ہو سکتی ہے، لہٰذا ایسے وقت میں دور اندیشی اور دانشمندی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

جناب والا! جہاں تک بارہ مئی کا تعلق ہے، رضا ربانی صاحب سے انتہائی ادب کے ساتھ میں عرض کرنا چاہوں گا کہ بارہ مئی کو جو کچھ ہوا وہ انتہائی شرمناک ہوا، ایک ڈکٹیٹر کے اشارے پر ہوا اور بے گناہ، معصوم لوگوں کی جانیں لی گئیں۔ جیسے شاہی سید صاحب نے فرمایا کہ آج بھی وہ بے چارے معذور لوگ انصاف کے منتظر ہیں۔ کسی کی ٹانگ چلی گئی، کسی کا ہاتھ کسی کا بازو چلا گیا۔ ماضی میں ہمارے جو پانچ سال گزر گئے اس دوران ہم نے ان مجرموں کو کیفر کردار تک کیوں نہیں پہنچایا؟ کیا بس یہ ہے کہ ہر سال بارہ مئی کو ہم ایک احتجاج کریں، اس واقعے کی مذمت کریں، جیسے یہاں پر یہ بات بھی کی گئی کہ ملزم ہمارے سامنے دندناتے پھر رہے ہیں۔ اب بھی صوبے میں پیپلز پارٹی کی حکومت ہے، اس لیے میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ جو چیزیں ہوتی ہیں، اقتدار بھی ملتا ہے اور ایسے واقعات ہو جاتے ہیں اس سے آگے کوئی بات نہیں ہوتی، لہٰذا میں گزارش کروں گا کہ اس واقعے کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے، اللہ تعالیٰ اس واقعے میں شہداء کے درجات کو بلند فرمائے۔

جناب والا! یہاں پر آئین کی بات کی گئی، دو چار جملے جو میں عرض کرنا چاہوں گا شاید تلخ ہوں لیکن یہ حقائق ہیں۔ پاکستان اسلام کے نام پر بنا۔ 1973 میں ہمیں ایک متفقہ آئین ملا، 1973 سے

لے کر آج تک میں اور میری جماعت پر امن جد و جہد کے ذریعے اس آئین پر عمل چاہتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ آئین نے جو اسلام دیا ہے اس پر تو عمل ہونا چاہیے۔ 41 سال کا عرصہ گزر گیا، حکمرانوں نے ہماری بات نہیں مانی، آئین مقدس ہے، ایک مقدس دستاویز ہے اس پر اگر عمل نہیں ہوگا تو اس کا فائدہ کیا ہے؟ قرآن کریم ایک مقدس دستاویز ہے، ہمارا ایمان ہے اس کے ایک ایک حرف، ایک ایک نقطے پر اگر کسی کا ایمان نہیں ہوگا تو وہ ایمان سے خارج ہو جائے گا۔ آئین اس سے زیادہ مقدس تو نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! اگر ایک طبقہ اٹھتا ہے، اسلحہ اٹھاتا ہے، بندوق اٹھاتا ہے اور بندوق کے زور پر اپنا نظریہ ملک پر مسلط کرنا چاہتا ہے تو آپ بھی اس کی مذمت کرتے ہیں، ہر سیاسی جماعت، ہر پاکستانی مذمت کرتا ہے کہ بندوق کے زور پر، اپنا نظریہ، اپنا اسلام مسلط نہیں کرنا چاہیے۔ اس کی جس طرح آپ مذمت کرتے ہیں میں بھی مذمت کرتا ہوں۔ میں نے تو آگے بڑھ کر، پاکستان کے جتنے بھی مکاتب فکر کے علما ہیں سب کو اکٹھا کیا اور ان سے فتویٰ حاصل کیا کہ پاکستان میں بندوق کے زور پر اپنے نظریات مسلط نہیں کرنے چاہییں۔ جناب چیئرمین! اکتالیس سال سے برسراقتدار طبقہ چاہے کسی بھی شکل میں ہو وہ آئین پر عملدرآمد نہیں کرواتا، جو آئین اسلام دیتا ہے اس پر عملدرآمد نہیں کرواتا۔ ادھر ایک طبقے نے بندوق اٹھائی ہے اور بندوق کے ذریعے اسلام کا مطالبہ کرتے ہیں، یہ طبقہ تو مجرم ہے، یہ طبقہ تو جہنمی ہو گیا، یہ طبقہ تو ظالمان ہو گیا، آپ نے مذمت کی، میں نے بھی آپ کا ساتھ دیا، اس کو تو ہم سب نے مسترد کیا کہ یہ مجرم ہیں لیکن کیا اکتالیس سال سے برسراقتدار طبقہ، مقتدر قوتیں جو اس آئین پر عملدرآمد میں رکاوٹ ہیں اور قوم کو اس آئین سے محروم رکھا ہے کیا یہ مجرم نہیں ہیں؟ میری نظر میں شاید یہ زیادہ مجرم ہوں، اس لیے کہ اکتالیس سال کا عرصہ گزر گیا آئین پر عملدرآمد نہیں ہو رہا۔ آج بھی میں کہتا ہوں کہ اگر آئین پر عملدرآمد ہو تو نوے فیصد ہمارے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ ہم آئین سے باہر تو کوئی بات ہی نہیں کرتے، ہم کہتے ہیں کہ جو آئین موجود ہے، اس میں جو کچھ موجود ہے۔ سود جسے اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ سے جنگ قرار دیا گیا ہے ہماری معیشت کا حصہ ہے۔ وفاقی شرعی عدالت نے سود کو معیشت سے نکالنے کا فیصلہ صادر کیا، stay لیا گیا ہے اور آج تک وہی چل رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میں عرض کر رہا تھا کہ یہ حقائق ہیں ان پر ہم سب کو مل کر سوچنا ہے کہ اکتالیس سال سے اب تک آئین پر عملدرآمد کیوں نہیں ہوا؟ جب آئین کی بات کرتے ہیں تو ہم سب متفق ہیں، میں اس لیے اس آئین کی بات کرتا ہوں۔ جو آئین کا انکار کرتا ہے میں اسے ہمیشہ یہ جواب دیتا

ہوں کہ تم میرے اکابر سے بڑے نہیں ہو سکتے۔ میرے اکابر، مولانا مفتی محمود، مولانا عبدالحق، مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا شاہ احمد نورانی، ان لوگوں سے تم بڑے نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے جب اس آئین پر اتفاق کیا اور خود مولانا مفتی محمود صاحب فرما رہے تھے کہ یہ آئین 80% اسلامی آئین ہے اور اگر میں وزیر اعظم بنا تو یہ 100% اسلامی آئین ہو گا۔ خدارا! جہاں سے آسان ہو، اس کا آغاز کیا جائے۔ ہم نے اپنے اتحادی دوستوں کو بھی یہی مشورہ دیا کہ ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ فوراً سب کچھ کریں۔ جہاں سے آپ کو آسان لگے بسم اللہ تو کریں۔ ہم آئین کی بات کرتے ہیں۔ آئین سے باہر ہم کوئی بات نہیں کریں گے۔ اس لیے میری گزارش ہو گی دونوں بڑی پارٹیوں سے کہ آئین آپ کے سامنے ہے، قرارداد مقاصد آپ کے سامنے ہے، خدا کے لیے اگر ایک طبقہ اس ملک کو secular state بنانا چاہتا ہے، دیکھنا چاہتا ہے، ان کی رائے ہے تو وہ اپنی جگہ پر لیکن ایک بہت بڑا طبقہ اس ملک کو ایک اسلامی فلاحی ریاست دیکھنا چاہتا ہے تو ان کے جذبات کا بھی خیال کیا جائے اور آئین کا بھی احترام کیا جائے۔ بڑی مہربانی جناب چیئرمین۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی نسرین جلیل صاحبہ۔

سینیٹر نسرین جلیل: شکریہ جناب چیئرمین۔ آج 12 مئی کے حوالے سے بات ہو رہی ہے۔ جناب چیئرمین! یقیناً 12 مئی پاکستان کی تاریخ کا بدترین دن تھا لیکن یہاں پر جس انداز سے گفتگو کی گئی، مجھے یہ بتایا جائے firing ہو رہی تھی مگر محض firing ایک طرف سے نہیں ہو رہی تھی۔ MQM کے 42 کارکن 12 مئی کے روز گولیوں کا شکار ہوئے۔ ان کا خون ہم کن کے ہاتھوں پر تلاش کریں۔ ہمارے پاس ان کا record موجود ہے، ان ساتھیوں کے addresses ہیں، ان کے گھر والے ہیں، ان کے burials کا record ہے۔ ہمارے پاس تصاویر بھی موجود ہیں۔ ایک تصویر میں پیپلز پارٹی کے رکن کی گاڑی سے باقاعدہ firing کی جا رہی تھی اور یہاں پر record پر لانے کے لیے میں تیار ہوں۔

جناب چیئرمین! سوچنے کی بات یہ ہے کہ ہمارے ملک میں ہمیشہ divide and rule کی policy اپنائی گئی۔ کیا ہم اس ایوان کے ارکان ایک دوسرے کو مورد الزام ٹھہراتے رہیں گے؟ کیا ہماری سمجھ سے بالاتر یہ سازشیں ہیں اور یہ سازشیں کیوں کی جاتی ہیں؟ ان سازشوں کا مقصد کیا ہے؟ ملک کو destabilize کیوں کیا جاتا ہے؟ وہ خفیہ ہاتھ کون سے ہیں جو اس طرح کی

situation create کرتے ہیں اور وہ کون سا media کا anchor تھا، یہاں پر طلعت حسین صاحب کا ذکر آیا جس نے پوری دنیا کو باور کروانے کی کوشش کی جناب چیئرمین! کہ Business Recorder کے دفتر پر گولیاں برسائی جارہی ہیں اور وہ MQM کر رہی ہے؟ جب ہم نے اس جگہ کا visit کیا تو محض تین گولیوں کے نشان تھے لیکن بار بار اس scene کو repeat کر کے یہ باور کروایا گیا کہ Business Recorder کے دفتر پر attack کیا جارہا ہے۔

جناب چیئرمین! آپ مت بھولیں، جناح پور کا نقشہ ہمارے حوالے سے پیش کیا گیا۔ ہم اتنے ہی محب وطن ہیں جتنے کے اس ایوان میں بیٹھے ہوئے دیگر لوگ ہیں لیکن ہم پر غداری کا مقدمہ بنانے کے لیے جناح پور کا نقشہ اس ایوان میں پیش کیا گیا۔ ہمارے بارے میں کہا گیا کہ ان کے torture cells ہیں۔ اس وقت PML(N) کی حکومت تھی۔ اس وقت کے وزیر داخلہ نے torture cell کے بارے میں صحافیوں کو باقاعدہ briefing دی، ان کو بتایا گیا، دنیا کو بتایا گیا کہ MQM کے torture cells ہیں، جن کو بعد میں agencies کے لوگوں نے آکر refute کیا اور کہا کہ
it was a planned thing against MQM.

جناب چیئرمین! حکیم سعید کا قتل ہوتا ہے، PML(N) ہماری حکومت کو برخاست کرتی ہے، گورنر راج لگتا ہے کیونکہ MQM نے حکیم سعید کا قتل کیا ہے لیکن آج یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ حکیم سعید کے قتل میں MQM کسی طرح سے بھی involved نہیں تھی۔ جناب چیئرمین! کیا ہم اس ملک کے باشندے نہیں ہیں۔ جو انداز گفتگو یہاں پر اپنایا گیا، یہ سارے کے سارے منجھے ہوئے سیاست دان اور سینیٹرز یہاں پر موجود ہیں لیکن ان کے انداز گفتگو پر آپ غور فرمائیے لیکن جب ضرورت پڑتی ہے تو یہ 90 پر تشریف لے آتے ہیں۔ اگر ہم ایسے ہی قاتل، ایسے ہی دہشت گرد ہوتے تو پھر آپ کو ہماری ضرورت نہ ہوتی۔ آج جو کچھ ہمارے ساتھ ہو رہا ہے، پچھلے 08 مہینوں میں ہمارے 28 افراد کو ماورائے عدالت قتل کیا گیا ہے جبکہ 30 افراد آج تک لاپتا ہیں لیکن ہماری کہیں شنوائی نہیں ہے۔ میں صرف اتنا ہی کہنا چاہوں گی کہ عبدالغفور حیدری صاحب نے بہت اچھی بات کی ہے کہ تمام سیاسی پارٹیوں کو مل کر بیٹھنا چاہیے اور اپنی ناک کے آگے بھی دیکھنا چاہیے، اپنے مفادات سے بالاتر ہو

کر ملک کے بارے میں سوچنا چاہیے۔ عوام کے کیا مسائل ہیں، ان پر بھی توجہ دینی چاہیے۔ آئین آپ کو کیا بتاتا ہے اس پر بھی چلنا چاہیے۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی فرحت اللہ بابر صاحب۔

Point of Order Raised by Senator Farhatullah Babar Regarding Assassination of Human Rights Activist in Multan

سینیٹر فرحت اللہ بابر: شکریہ ۔ جناب چیئرمین! بارہ مئی کے واقعات کی مذمت کرتے ہوئے

I want to join my voice with Senator Afrasiab Khattak in condemning the assassination of human rights activist Rashid Rehman in Multan, the other day. Mr. Chairman! I condemn this assassination as a despicable act of fanaticism and extremism. The killing of Rashid Rehman is not the killing of an individual, it is the killing of rationality and sensibility in Pakistan.

جناب چیئرمین! راشد رحمان کے قتل کے پیچھے کون ہے؟ یہ ایک mindset ہے۔ یہ وہ mindset ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ they have the exclusive monopoly to understand and interpret the word of God. It is the mindset which believes that anybody who disagrees with their understanding and interpretation of word of God is liable to be assassinated by them. جناب چیئرمین! اس mindset کا مظہر ہم نے پاکستان میں دیکھا۔ پاکستان میں اس کا مظہر TTP ہے۔ جس کے ساتھ حکومت مذاکرات کر رہی ہے۔ وہ یہی mindset ہے جس کا مظہر نائجیریا میں بوکو حرام ہے which is the same kind of mindset. میں اس کی مذمت کرتا ہوں اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ investigation اس جگہ سے شروع کی جائے جس کا مرحوم راشد رحمان نے خود عدالت میں ذکر کیا تھا اور اس نے نام لے کر کہا تھا کہ مجھے فلاں فلاں لوگوں کی طرف سے یہ دھمکی ملی ہے کہ اگر تم اس case سے دستبردار نہیں ہوئے۔۔۔۔۔

(اس موقع پر ایوان میں اذان مغرب سنائی دی)

Mr. Acting Chairman: The House is adjourned for fifteen minutes for Maghrib prayers.

(The House was then adjourned for Maghrib Prayers)

(نماز مغرب کے بعد اجلاس کی کارروائی زیر صدارت جناب قائم مقام چیئرمین (جناب صابر علی بلوچ) شروع ہوئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: جی، فرحت اللہ بابر صاحب۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر: جناب! میں مختصر بات کروں گا کہ راشد رحمٰن کے قتل کی فوری تحقیقات کرائی جائیں اور اس کا آغاز مرحوم کے اس بیان سے کیا جائے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ ان کو کچھ لوگوں نے دھمکی دی ہے۔ انہوں نے ان کی نشاندہی بھی کی تھی۔

جناب چیئرمین! میں so called شیخ الاسلام اور Canadian citizen طاہر القادری صاحب کی پاکستان کی جمہوریت اور پارلیمان پر عدم اعتماد کے اظہار اور ماورائے آئین برملا اس کی دعوت دینے کی مذمت کرتا ہوں۔ تھوڑی دیر پہلے مولانا عغفور حیدری صاحب نے کہا کہ وقتاً فوقتاً ایسی قوتوں کو متحرک کیا جاتا ہے۔ اس کے کیا مقاصد ہیں اور اس کے پیچھے کس کا agenda ہے؟ میں حکومت کے دوستوں سے گزارش کروں گا کہ وہ اس بات پر غور کریں کہ ایک شخص جو Canadian national ہے، under the Constitution وہ پاکستان کی پارلیمان کا ممبر بھی نہیں بن سکتا، وہ سمجھتا ہے کہ پاکستان کا آئین ناکام ہو گیا ہے۔ وہ کینیڈا میں بیٹھ کر پاکستان کے آئین کو پامال کرنے کی سازش کر رہا ہے اور وہ پارلیمان کو نہیں مان رہا۔ اس کے پیچھے کون ہے؟

جناب چیئرمین! یہ حکومت کا کام ہے لیکن میں ضروری سمجھتا ہوں کہ ایک خطرے کی نشاندہی کروں کہ اس Canadian national کا ان حالات میں پاکستان میں آئین، جمہوریت اور پارلیمان کے خلاف مہم چلانے کی مختلف کڑیاں جوڑ کر دیکھا جائے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ جو لوگ پاکستان میں جمہوریت کا خاتمہ چاہتے ہیں، وہ اس کے پیچھے ہوں؟ یہ میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ آئین میں اٹھارہویں ترمیم کے بعد ایسے بہت سے لوگ ہیں جو پاکستان کے آئین کو پنپتا نہیں دیکھنا چاہتے

ہیں۔ جناب چیئرمین! National Finance Award کے بعد اٹھارھویں آئینی ترمیم آئی تھی اور اٹھارھویں آئینی ترمیم میں بہت سے subjects like education and health provinces کو devolve ہو گئے۔ میں تصور کی آنکھ سے دیکھ رہا ہوں کہ اٹھارہویں ترمیم سے پہلے جو National Finance Commission Award دیا گیا تھا، اس میں صوبوں کا حصہ 57.5% تھا، اٹھارھویں ترمیم کے بعد صوبوں سے لازماً آواز اٹھے گی اور وہ زیادہ حصہ مانگیں گے کیونکہ بہت سے subjects devolve ہو چکے ہیں۔ جب صوبے financial package, financial cake میں سے زیادہ حصہ مانگیں گے تو مرکز میں اس cake کا چھوٹا حصہ رہ جائے گا۔ جناب چیئرمین! مجھے ڈر ہے کہ یہ کچھ لوگوں کو پسند نہیں آئے گا کیونکہ مرکز میں جتنا چھوٹا کیک ہو گا، ان کا حصہ اتنا ہی کم ہو گا۔ کچھ لوگ اس خوف کے پیش نظر کہ صوبے نئے NFC Award میں زیادہ حصہ مانگیں گے، اٹھارھویں آئینی ترمیم کے بعد جو کچھ ہوا اور ہو رہا ہے، کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ عناصر طاہر القادری کے پیچھے ہیں۔ اگر آپ پوری picture دیکھیں تو اس میں ایک اور چیز بھی نظر آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک واقعہ جو پچھلے دنوں ہوا کہ ایک channel کے anchor person پر حملہ ہوا اور اللہ نے بڑا کرم کیا کہ وہ بچ گئے، that issue which was an issue of protection of a journalist یکدم اس کا narrative protection of journalist سے ہٹ کر protection of the integrity and prestige of a state institution بن گیا اور اس کے لیے وہ ادارے، وہ تنظیمیں جو banned organizations تھیں، انہوں نے جلسے اور جلوس نکالے۔ جناب چیئرمین! سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ all of a sudden کسی plan کے بغیر ہوا؟ اس کے پیچھے کون سا mind ہے کہ narrative which should have been the narrative of the protection of a journalist, all of a sudden it withers and becomes the narrative of protecting the honour and dignity of a certain institution and in support of this narrative, we find those very organizations which were banned. جناب چیئرمین! مجھے جو evolving picture نظر آ رہی ہے، اس سے خوف آتا ہے۔ اس لیے میں حکومت سے گزارش

کروں گا کہ آپ اس پر غور کریں اور جیسا کہ مولانا غفور حیدری صاحب نے کہا اس کے محرکات جاننے کی کوشش کریں کہ اس کے پیچھے کون ہے؟ ہم نے پہلے بھی کہا ہے اور ایک بار پھر کہتے ہیں کہ ایسی کوئی قوت جو جمہوری نظام کو destabilize کرے، نہ ہم اس کا حصہ تھے، نہ کبھی ہیں اور نہ ہم اس کا حصہ بنیں گے۔

جناب چیئرمین! My final comment is about what Molana Abdul Ghafoor Haideri has also said, انہوں نے فرمایا کہ اکتالیس سال ہو گئے ہیں، پاکستان میں آئین کے مطابق اسلامی نظام نہیں آیا۔ میں انتہائی احترام سے آپ کی وساطت سے ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ پاکستان کے آئین میں Article 227 No. 3 کے تحت ایک ادارہ Council of Islamic Ideology موجود ہے، اس کا یہ کام ہے کہ اپنی سفارشات پارلیمان کو پیش کریں۔ آئین کا یہ article واضح طور پر یہ کہتا ہے کہ قانون سازی پارلیمان کا حق ہے، Council of Islamic Ideology سفارشات دے سکتی ہے، یقیناً ان سفارشات پر پارلیمان میں غور ہونا چاہیے لیکن قانون سازی کا کام پارلیمان کا ہے اور آئین کے تحت پارلیمان کا رہے گا۔ ہم نے آئین کی پاسداری کرنی ہے اور آئین کے تحت ہی اسلامی نظام لانا ہے تو ہمیں اس آئین کی پاسداری کرتے ہوئے Council of Islamic Ideology کی جو بھی report ہو۔ اس کا حتمی فیصلہ اور قانون سازی پارلیمان کا حق ہے۔ یہ Council of Islamic Ideology کا نہیں ہے، یہ کسی ایسے لوگوں کا بھی کام نہیں ہے جو یہ دعویٰ کریں کہ interpretation of Islamic principles صرف ان ہی کا prerogative ہے۔

Mr. Chairman, thank you very much.

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ کا شکریہ۔ جناب نثار صاحب! آپ resolution move کریں گے۔

سینیٹر نثار محمد: جی میں move کروں گا۔

Mr. Acting Chairman: Nisar Muhammad *sahib*, please move the resolution.

Resolution Re: Overall Working/Performance of Levies Deployed

in District Malakand, Moved by Senator Nisar Muhammad

Senator Nisar Muhammad: I wish to move the following resolution:-

> "This House recommends that effective steps be taken to improve the overall working/ performance of Levies deployed in District Malakand".

جناب قائم مقام چیئرمین: وزیر صاحب! آپ اس کو oppose تو نہیں کررہے۔Do you want to oppose it? یہ جو resolution move ہوئی ہے، یہ آپ کی پارٹی کی طرف سے move ہوئی ہے۔

جناب ریاض حسین پیرزادہ: مجھے اس بارے میں ہدایات نہیں ہیں، وزیر صاحب بھی یہاں پر موجود تھے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نثار صاحب! آپ اس پر بولنا چاہتے ہیں؟

سینیٹر نثار محمد: جناب! اگر آپ مجھے دو منٹ بولنے کا موقع دے دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ٹھیک ہے، آپ بات کریں۔

سینیٹر نثار محمد: جناب چیئرمین صاحب! آپ کا شکریہ۔ جناب! ایوان میں مالاکنڈ Levies کے بارے میں resolution move ہو چکی ہے، میں اس کے بارے میں تھوڑی سی history اور موجودہ صورت حال کے بارے میں وضاحت کرنا چاہ رہا ہوں۔

The Malakand Levies was raised in 1885 by the British Government with total strength of 192 initially for the protection of roads and other Government installations. FCR was abolished in 1973 and regular laws were extended to Malakand since then. The Malakand Levies is performing policing role now.

جناب! جو اس وقت خیبر پختونخوا میں موجودہ صورت حال ہے، خاص کر ضلع مالاکنڈ کے حوالے سے صورت حال ہے کہ District Malakand is the only one district in Khyber Pakhtunkhwa where the Federal

Levies is performing police duties in addition to their own i.e. lodging FIR, investigation, submission of challan, execution of warrant, summon and other various reports. جناب! یہ بات ہے کہ جیسے میں نے ذکر کیا ہے کہ 1885 میں اس کی تعداد 200 تھی، اس وقت Levies کی موجودہ تعداد 1800 ہے۔ اس وقت اور اس وقت FCR کے بعد واحد خیبر پختونخوا میں ضلع مالاکنڈ جو Provincial Protected Area کے نام سے جانا جاتا ہے۔ وہاں پر operation کے ساتھ ساتھ investigation کے کام کے علاوہ جتنے بھی کام ہیں، وہ Levies کے سپرد کیے گئے ہیں جبکہ مالاکنڈ کے چھ اور districts ہیں، اس کے ساتھ Provincial Government کی پولیس کی ڈیوٹی Levies سرانجام دے رہی ہے۔ آپ مالاکنڈ کی صورت حال کے بارے میں اندازہ کریں کہ اگر ان کی تعداد 1800 ہے، 11-2010 میں تقریباً 500 Levies اہلکار بھرتی ہو چکے ہیں لیکن ابھی تک ان کے پاس وہی 1895 کے مار خور اسلحہ، بندوق ہے، صرف 1200 کلاشنکوف ہیں اور باقی وہی مار خور اسلحہ استعمال ہو رہا ہے۔ 24 Levies check posts ہیں، ان کی بھی وہی پوزیشن ہے جو 1895 میں تھی، تھانے دو دو کمروں پر مشتمل ہیں، Levies کی تعداد 60 کے قریب ہے۔ مالاکنڈ کے حالات خراب ہو رہے ہیں اور وہاں پر militancy شروع ہو رہی ہے، وہاں پر law and order کی situation انتہائی کمزور ہے۔ میں اس ہاؤس کے توسط سے استدعا کرتا ہوں کہ ان کی تعداد کو بڑھایا جائے، Levy posts and headquarters پر ان کے پاس operation کا سسٹم تو ہے لیکن ایک ان پڑھ بندہ کیسے investigation کرے گا، investigation کے لیے ان کے پاس کوئی سسٹم نہیں ہے، وہاں پر ایک ان پڑھ جمعدار یا صوبیدار بیٹھا ہوا ہے اور وہی عدالت کے سامنے پیش ہو رہا ہے۔ اس طرح کے اور بھی دیگر مسائل ہیں جو کہ میں سیکریڑی صاحب کو پیش کر رہا ہوں۔ مالاکنڈ میں اس وقت تک مار خور اسلحہ استعمال ہو رہا ہے جو کہ antique کے طور پر رکھنے کے قابل ہے۔ میرے خیال میں یہ انتہائی زیادتی ہے۔ میں اس پورے ایوان سے استدعا کرتا ہوں کہ اس resolution کو unanimously منظور کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئر مین: راجہ ظفر الحق صاحب۔

The Leader of the House Appreciated the Resolution Moved by Senator Nisar Muhammad

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: جناب چیئرمین! جس محنت اور جذبے سے سینیٹر صاحب نے مالاکنڈ میں Levies کی پوزیشن explain کی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ وہاں کے حالات کو بہتر بنانے کی بہت ضرورت ہے۔ Levies کی رہائش کی reconstruction and infrastructure کو بہتر بنانے کے لیے 40 million rupees کی demand کی گئی ہے، جس کا arrange کیا جا رہا ہے، جس سے ان کی capability enhance کی جائے گی۔ ان کے لیے equipment تیار کیے جا رہے ہیں، ان کے لیے training کا بندوبست کیا جا رہا ہے۔ یہ درست ہے کہ اس وقت Levies کی strength 1835 ہے، اس strength کو بڑھایا جا رہا ہے اور اس وقت کے حالات کے پیش نظر ان کے weapons پورے کیے جا رہے ہیں۔ خیبر پختونخوا کے home department نے ان کے لیے additional 500 rifles provide کرنے کا بندوبست کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ حکومت heavy weapons, bullet proof jackets, helmets and ammunitions acquire کر رہی ہے۔ مالاکنڈ میں جو Levies پولیس کی ڈیوٹی کر رہے ہیں ان کے لیے vehicles کی کمی کو بھی پورا کیا جا رہا ہے، جو vehicles وہاں پر بغیر ٹیکس کے proper طریقے سے نہیں آ رہی، اس کی بھی ایک فہرست بنائی جا رہی ہے تاکہ کم از کم یہ معلوم ہو کہ کس کے پاس کون سا vehicle ہے اور اگر وہ کسی anti state activities میں استعمال ہوتی ہے تو اس کی responsibility کو اس کے honour کے ساتھ fix کیا جائے۔ Levies کی اپنی shortage of vehicles ہے، وہ prisoners کو escort کرتے ہیں اور جو quick response force ہے، اس کے بھی units قائم کیے جا رہے ہیں۔

اس کے علاوہ traffic management and police investigation بھی کی جا رہی ہے اور جس طرح انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ ان پڑھ ہیں یا ان کی proper training نہیں ہے کہ وہ investigation کر سکیں اور وہ case تیار کر سکیں تاکہ عدالت کے لیے ان کا case proper trial ہو سکے، اس کے لیے بھی علیحدہ برانچ قائم کی جا

رہی ہے جس میں پڑھے لکھے لوگوں کو induct کیا جا رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے جو فرمایا ہے وہ درست ہے اور انہی lines پر یہ ساری کارروائی already in progress ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نثار صاحب! راجہ صاحب نے جو آپ کو assurance دی ہے تو اس کے مطابق آپ اس resolution کو withdraw کرنا چاہتے ہیں؟

سینیٹر نثار محمد: جناب چیئرمین! راجہ صاحب نے جو کہا اس سے میں مطمئن ہوں۔

Mr. Acting Chairman: It stands withdrawn. Item No. 11. Mr. Farhatullah Babar.

Resolution Raised by Senator Farhatullah Babar Regarding National Commission on Human Rights

Senator Farhatullah Babar: Thank you. Mr. Chairman, I wish to move the following resolution:-

> "The House calls upon the Government to set up the National Commission on Human Rights (NCHR) forthwith.".

Mr. Acting Chairman: You want to speak on it?

Senator Farhatullah Babar: If the Government agrees to this, o.k, otherwise I would like to explain as to what do I intend to say.

Mr. Acting Chairman: Right.

Senator Farhatullah Babar: Thank you. Mr. Chairman, we all know that the country is faced with grave human rights issues and these human rights issues have been dramatized now lately. I the specter of enforced disappearances, extra judicial killings and dumping of bodies from Karachi to Balochistan to FATA and this is become a very serious issue. Mr. Chairman, this issue came up before the Parliament two years ago and the National Assembly passed a Bill, which is called the National Commission on Human Rights Bill. Which

provides for setting up of a National Commission on Human Rights

جس کا ایک چیئرمین ہو گا، ہر صوبے سے ممبر ہو گا، اسلام آباد اور فاٹا سے ممبر ہو گا، National Commission and the status of women کی Chairperson اس کی ممبر ہو گی اور اس میں کم از کم دو خواتین ممبران ہوں گی۔ اس کمیشن کا کام یہ ہونا تھا کہ جتنے بھی human rights کے issues ہیں ان کو بالکل autonomous and independent ہونا تھا اور اس کمیشن کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ جو بھی human rights کے issues ہوں گے وہ ان کو investigate کریں، عدالتوں میں اگر پارٹی بننا چاہے تو پارٹی بن جائے، اور جو پاکستان نے human rights کے حوالے سے مختلف بین الاقوامی components and agreements sign کیے ہیں، ان کو بھی دیکھے کہ ان پر کس حد تک عمل درآمد ہوا ہے، کیا protocols پر عمل درآمد ہو رہا ہے۔ اس کا ایک بڑا وسیع charter تھا۔

جناب چیئرمین! وہ Bill قومی اسمبلی سے pass ہو کر سینیٹ میں آیا، سینیٹ نے اس میں ترامیم کیں، اس کو مزید جامع بنایا اور قاعدے قوانین کی رو سے ترامیم کے بعد دوبارہ قومی اسمبلی میں گیا۔ وہاں سے ان ترامیم کے ساتھ پاس ہو گیا جو تجاویز سینیٹ نے دی تھیں۔ اور بالآخر May 2012 میں یعنی پورے دو سال ہو گئے the President of Pakistan signed it in to an Act of the Parliament. So as of now we have an Act of Parliament under which the Government is obligated to set up a National Commission on Human Rights comprising of; whatever I stated with those objectives that I have already laid before you. جناب چیئرمین! جب یہ مئی 2012 میں ہوا تو قاعدہ قانون کے مطابق اخبارات میں اشتہار دیا گیا، لوگوں سے nominations مانگی گئیں nominations آ گئیں۔ بلوچستان اور فاٹا سے صرف ایک ایک امیدوار تھا حکومت نے سوچا کہ ایک امیدوار ٹھیک نہیں ہے دوبارہ advertise کیا اور جب دوبارہ advertise ہوا اور بہت سارے candidates آ گئے October, 2012 short listing ہو گئی پھر summary Prime Minister کو جانی تھی جناب چیئرمین! یہ بات ہے Pakistan People's Party کی میری پارٹی کی government کی۔ چنانچہ اس

کے بعد جب اشتہار ہو گیا، short listing ہو گئی finally in the month of
February, 2013, summary تیار ہو گئی کہ یہ candidates ہیں یہ short
list ہو گئے ہیں۔ act کی رو سے Prime Minister صاحب نے اب Leader of the
Opposition سے مشورہ کرنا ہے اور اس کو finalize کرنا ہے that was Mr. Chairman! February, 2013 then comes March and comes the caretaker government, then comes the election i.e May, 2013 and that file and that summary seems to have disappeared somewhere and in the meanwhile a very tragic thing happened, a very sad thing happened instead of concentrating on the violation of human rights, the present government which came as a result of May, 2013 elections abolished the Ministry of Human Rights. It abolished totally the Ministry of Human Rights and did not made the Human Rights a division but a wing of the Ministry of Law and Justice. اب جناب چیئرمین!
چونکہ Ministry of Human Rights exist نہیں کرتی اور Human Rights
کا صرف ایک wing ہے جو Ministry of Law and Justice کا حصہ ہے۔ اس
summary کا اب پتا نہیں چلتا۔ Prime Minister صاحب نے Leader of the
Opposition سے مشورہ کرنا ہے ناموں کو finalize کرنا ہے that is not taking
place, the result is جناب چیئرمین! کہ اتنا اہم ادارہ جو پاکستان اس بات کا پابند ہے
Paris Declaration, 1993 کے through کہ وہ یہ ادارہ بنائے گا یہ ہماری
international obligation ہے پاکستان کے اندر تمام سیاسی جماعتوں کا یہ مطالبہ تھا سول
سوسائٹی اور Human Rights activists کا مطالبہ تھا اور اس پر اتنا کام ہوا کہ قانون بن گیا،
پاس ہو گیا، صدر پاکستان نے اس کو elect کیا, summary بن گئی advertisement ہو گئی
،لوگوں سے درخواستیں طلب کی گئیں، سب کچھ ہو گیا but now the commission is
not being set-up میں مانتا ہوں جناب چیئرمین کہ یہ commission set-up
ہونے سے یہ disappearances کا مسئلہ بالکل ختم نہیں ہو جائے گا، میں یہ بھی جانتا ہوں کہ جو

but the ہو رہی ہے یہ بھی یکدم ختم نہیں ہو جائے گی، extra judicial killing commission has certain powers, certain powers of oversight, even oversight over the security establishment which is often accused of being involved in ,extra judicial killing and enforced disappearances تو اگرچہ کچھ زیادہ نہ ہو گا لیکن جب ایک ادارہ یہاں موجود ہو گا اس کی آئینی اور قانونی حیثیت ہو گی تو human rights کے issues کو address کرنے میں تھوڑی سی سہولت ہو جائے گی۔ although all the issues will not be resolved. This is in the interest of the government Mr. Chairman. This is in the interest of the security agencies. This is a small step but we should not be hesitant to take this step. The infrastructure is ready, the infrastructure of legislation is ready, initial steps have been taken. But why unfortunately the present Government is not giving due attention to the issues of human rights. That is the crux of the problem. تو میری گزارش یہ ہے اس resolution کے ذریعے، میں حکومت کی توجہ انتہائی ادب کے ساتھ اس بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ آپ کے پاس پورا legislative ڈھانچہ موجود ہے قانونی طور پر آپ اس بات کے پابند ہیں بہت کام ہو چکا ہے اور یہ آپ ہی کے credit میں جائے گا کہ آپ کی Government میں National Commission on Human Rights بنا ہے تو میری گزارش ہے میری اس resolution کو ایوان کے سامنے رکھ کر اس کی منظوری لی جائے۔ Thank you.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی راجہ صاحب کچھ بولنا چاہیں گے اس سلسلے میں۔

Assurance Given by the Leader of the House Regarding National Commission on Human Rights

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: جناب چیئرمین! میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ اس میں جو بنیادی legislative کام ہونا تھا وہ ہو چکا ہے اور اس سلسلے میں consultation بھی جاری ہے اور پچھلے session کے دوران اس میں progress بھی ہوئی تھی اور جو نام

finalize کرنے ہیں اس کے بارے میں consultation باقی تھی تو پھر یہ سینیٹ کا اجلاس بھی نہ رہا اور اس سے پہلے ختم ہو گیا اب میرا خیال ہے کہ آئندہ چند دنوں کے اندر یہ consultation process ختم کر کے اس کی body کو institute کر دیا جائے گا۔ اس میں مزید کوئی delay ہونے کی وجہ نظر نہیں آتی I assure that it will be done انشاءاللہ۔

Mr. Acting Chairman: Babar *Sahib* you got assurance.

Senator Farhatullah Babar: Mr. Chairman! I wish to thank the honourable Leader of the House and would request you that this assurance of the honourable Leader of the House may be placed on record so that we can then pursue it on the basis of the assurance given by the honourable Leader of the House that they are going to setup the NCHR very soon and by very soon I mean I hope it will not be more than a month. Am I correct?

جناب قائم مقام چیئرمین: وہ کہہ رہے ہیں کہ ایک مہینے کی بات کر رہے ہیں ایک مہینے میں ہو جائے گا۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: میرا اپنا خیال ہے کہ مہینے سے بھی پہلے ہو جائے گا۔

Senator Farhatullah Babar: The assurance is taken and we will watch it from that point onward. Thank you.

جناب قائم مقام چیئرمین: .Good راجہ صاحب کی وجہ سے ہمیشہ سے معاملات حل ہوئے ہیں۔

The resolution stands withdrawn. Item No. 12, Syed Tahir Hussain Mashhadi *Sahib*

Mr. Acting Chairman: Item No. 12. Syed Tahir Hussain Mashhadi *Sahib.*

Resolution: Regarding Increase in Salaries of Federal Government Employees.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: I wish to move following resolution:-

> "That this House recommends that the basic salaries of Federal Government Employees may be increased in proportion to price hike in the country."

جناب قائم مقام چیئر مین: آپ اس پر بولنا چاہیں گے۔

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: جی جناب۔

جناب قائم مقام چیئر مین: راجہ صاحب آپ اس کو oppose کریں گے؟

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: میں یہ سمجھتا ہوں کہ mover محترم مشہدی صاحب نے اخبارات میں بھی یہ پڑھا ہو گا کہ کچھ دنوں کے بعد budget آ رہا ہے اور وزیر خزانہ صاحب کی طرف سے بھی اخبارات میں اس قسم کے بیانات آ چکے ہیں کہ government servants کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے گا۔ اب بجٹ سے پہلے میرے لیے یا کسی اور کے لیے یہ کہنا بہت مشکل ہے کہ اضافہ کتنا ہو گا۔ یہ اخبارات میں بھی آ چکا ہے۔ پتہ نہیں انہوں نے اخبارات کو پڑھ کر یہ resolution move کی ہے یا اس سے پہلے دیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ اخبارات میں آ چکا ہے۔

جناب قائم مقام چیئر مین: جی مشہدی صاحب۔

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: شکریہ جناب چیئر مین! میں نے اس کو پڑھ کر move کیا ہے اور خوف زدہ ہو گیا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئر مین: آپ اخباری باتیں چھوڑ دیں۔ اخباروں میں بہت سی خطرناک خبریں آتی ہیں۔

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: نہیں جناب یہ تو honourable Finance Minister نے announce کیا ہے۔ ان کا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔

Mr. Acting Chairman: Do you speak on it?

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Yes please sir.

Mr. Acting Chairman: Go ahead.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you sir.

یہ جو price hike ہے میں نے اس کی specifically wording کی تھی اور wording یہ ہے کہ in proportion to the price hike in the country. اگر میں in proportion to the price hike in the country demand کروں اور اگر کوئی بازار جائے اور آلو، پیاز، ٹماٹر، آٹا، گھی یا کوئی فروٹ لینے کی کوشش کرے یا کوئی بھی کھانے پینے کی چیز اور وہ ایک سال پہلے بھی گیا ہو اور اس نے چیز خریدی ہو تو proportion to the price hike صاف پتا لگ جائے گا کہ قیمتیں دگنی یا اس سے زیادہ ہو گئی ہیں so that means the proportion to the price hike جو ہے وہ double ہے۔ اگر میں demand double کروں وہ تو may be میں حکومت کے ساتھ انصاف نہ کروں مگر حکومت ہوتی کیوں ہے؟ حکومت کے فرائض کیا ہیں؟ primary responsibility is to provide protection to life, honour and property of the citizens. Second is to provide food at reasonable prices انسان محنت کرے، محنت کش وہ اتنا کما لے کہ وہ اپنے بھوکے بچوں کے پیٹ میں دو وقت کی روٹی ڈال سکے۔ یہ تو اچھی حکومتوں، اچھے زمانوں میں، اچھے ملکوں میں ہوتا ہے مگر ہماری حکومت مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جب سے آئی ہے اس نے تو پاکستانی عوام کی طرف توجہ ہی نہیں دی۔ چاہے لوڈ شیڈنگ ہو، اب لوگ مشرف کو یاد کرتے ہیں کہ اس کے زمانے میں صرف دو گھنٹے کی لوڈ شیڈنگ ہوتی تھی، پیپلز پارٹی کو یاد کرتے ہیں کہ ان کے زمانے میں صرف چار گھنٹے کی لوڈ شیڈنگ ہوتی تھی اور آج کل بیس اور اٹھارہ گھنٹے کی لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے۔ چاہے law and order کی بات ہو تو ان کے زمانے میں بہت امن تھا آج کے حساب سے۔ چاہے بجلی کے بل ایک سو فیصد تک بڑھا دیے ہیں وہ اس لیے کہ ہم بجلی

provideنہیں کرتے مگر بل ضرور لیں گے۔ یہ سارے facts ہیں اس وقت کے اور آج کے بل نکال کر دیکھ لو۔ چاہے وہ کرپشن ہو ، کرپشن کے حوالے سے یہ کہتے ہیں کہ وہ اناڑی تھے۔ تو یہ corporate ہیں۔ تو اب پاکستانی عوام کہاں جائے۔ پاکستان کی دولت لٹی جا رہی ہے۔ کہتے ہیں کہ پندرہ بلین روپے روزانہ کرپشن میں جا رہے ہیں تو پاکستان کی عوام بھوکی نہیں مرے گی تو کیا کرے گی۔ وہ پاکستانی عوام کا پیسا ہے۔ حکومت کے پاس جو پیسا ہوتا ہے وہ ان کے ماؤنٹ کارلو جانے کے لیے نہیں ہوتا وہ دنیا کی سیر کرنے کے لیے نہیں ہوتا۔ جو ہماری غریب عوام ہے جو meet نہیں کر سکتے جو poverty level سے below ہیں۔ حکومت کے اپنے اعداد و شمار دیکھیں وہ بھی مختلف ہیں۔ یہ پیسا عوام کی فلاح کے لیے ہوتا ہے in the form of subsidy اور دوسرا ہوتا ہے اچھی گورننس، وہ کیا ہوتی ہے کہ اپنی عوام کو provision of basic necessities of life.

اگر آپ اپنی عوام کو basic necessities of life نہیں دے رہے، آپ ان کو market place میں کھانے پینے کی چیزیں نہیں پہنچا رہے، اگر آپ اپنے ٹرانسپورٹ سسٹم کو ٹھیک نہیں کر رہے، اگر آپ hoarders, black marketers کو اپنی پارٹی والے سمجھ رہے ہیں اور ان کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لے رہے تو یہی ہوگا۔ پھر یہ حالت ہوگی جو آج پاکستان کی ہے اور پاکستان کی یہ حالت ہے کہ لوگوں کے پاس آج نہ بجلی کے بل دینے کی سکت ہے اور نہ اپنے بچوں کو صحیح طرح کھانا کھلانے کی سکت ہے باقی چیزیں تو چھوڑ دو۔ پھر آپ کہتے ہیں lawlessness کیوں ہے، پھر آپ کہتے ہیں اچھے خاصے خاندان کے لڑکے ٹیلیفون کیوں چھین رہے ہیں، پرس کیوں چھین رہے ہیں، کیوں دہشت گردی کی طرف جا رہے ہیں کیونکہ دہشت گردوں کی تنخواہ اچھی ہے۔ ان کو بیس ہزار روپے ماہانہ ملتے ہیں اس لیے یہ ادھر جا رہے ہیں۔ روزگار مہیا کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ کتنے لوگوں کو اس حکومت نے روزگار دیا ہے، لوگوں کو نوکریوں سے نکالنے کا ان کو بہت شوق ہے، نوکری دینے کا کوئی شوق نہیں ہے۔ حکومت کا کام ہے کہ وہ نوجوانوں کو نوکریاں دے۔ میں نے یہ اس لیے move کیا کہ in proportion جب میں نے اخبار میں پڑھا کہ محترم وزیر خزانہ one of the most dynamic financial wizard of Pakistan اس میں کوئی شک نہیں ہے I have great deal of love and respect for him مگر وہ بھی

اپنی بیوروکریسی کے follower ہیں۔ اگر وہ announce کرتے ہیں کہ بیس فیصد اضافہ تو اس سے کیا ہو گا۔ جب بازار میں کھانے پینے کی اشیاء ڈیڑھ سو فیصد، دو سو فیصد مہنگی ہو گئی ہیں تو بیس فیصد کیا کرے گا جب کہ آپ اپنی inflation بھی دیکھ لیں وہ بھی بیس فیصد پر ہے۔ وہ بیس فیصد تو inflation ہی زیرو کر جائے گی۔ تو آپ اپنی عوام کو zero amount دیں گے پھر عوام روئے گی تو آپ پوچھیں گے کہ یہ کیا ہے۔ پھر آپ وہی بات کریں گے کہ if people have no bread let them eat cake. آپ کے پاس تو ان کو دینے کے لیے کیک بھی نہیں ہے۔ یہ بہت ضروری ہے کہ بجٹ سے پہلے ہماری حکومت تھوڑی سی توجہ اپنی عوام کی طرف دے دے۔ پاکستان کی غریب عوام دنیا کی بہترین عوام ہے۔ دنیا کی کوئی عوام اتنی neglect اتنا ظلم، اتنی مہنگائی، اتنی lawlessness اتنی لوڈشیڈنگ برداشت نہیں کرتی۔ نیویارک میں آدھ گھنٹہ بجلی گئی تھی سو سے زیادہ لڑکیاں rape ہو گئی تھیں اور ہر دکان کو لوٹ لیا گیا تھا۔ یہ پاکستان کی عوام اچھے لوگ ہیں جو کم سے کم اپنے پڑوسیوں کو نہیں لوٹتے اور اس قسم کی حرکتیں نہیں کرتے جب کہ اٹھارہ سے بیس گھنٹے تک اندھیرے میں بیٹھے رہتے ہیں۔ ہماری عوام کے صبر کو نہ آزماؤ۔ آپ writing on the wall کو پڑھو۔ آپ کہتے ہیں کہ کینیڈا سے کوئی آدمی خطاب کرتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ timbukto سے اگر کوئی آدمی call for strike دے گا تو لاکھوں، کروڑوں لوگ سڑکوں پر آ جاتے ہیں وہ کیوں آتے ہیں کیونکہ وہ تنگ آئے ہوئے ہیں اور ان کو deliver نہیں ہو رہا، وہ کیوں آتے ہیں کہ وہ مہنگائی میں پھنسے ہوئے ہیں۔ وہ کیوں آتے ہیں کہ وہ لوڈشیڈنگ سے متاثر ہیں۔ وہ کیوں آتے ہیں کہ ان کو نوکریاں نہیں مل رہی ہیں۔ وہ کیوں آتے ہیں کہ ان کے لوگوں کو مارا جا رہا ہے۔ اور جو مارتے ہیں تو ان کے ساتھ آپ مذاکرات کر رہے ہیں جن کا آج تک کسی کو کوئی پتا نہیں ہے کہ کیا مذاکرات ہو رہے ہیں کسی کو کچھ نہیں بتایا۔ کون مذاکرات کر رہا ہے کسی کو کوئی پتا نہیں ہے۔ حکومت نے outsource کیا ہوا ہے اپنی ٹیم کو اور طالبان کو اور قوم کو بے وقوف بنایا ہوا ہے کہ مذاکرات ہو رہے ہیں اور وہ ہمارے سپاہیوں کو، ہمارے جوانوں کو، مار رہے ہیں۔ بم دھماکے کر رہے ہیں، وکیلوں کو قتل کر رہے ہیں، عوام کو قتل کر رہے ہیں اور ہم مذاکرات کر رہے ہیں۔

جناب والا! جب یہ حالت ہے تو یہ حکومت کے جاگنے کا وقت آ گیا ہے کہ please جب آپ بجٹ لے کر آئیں کم از کم کوئی reasonable amount اگر سو فیصد قیمتیں بڑھ گئی ہیں

توٹھیک ہے حکومت سو فیصد نہیں دے سکتی مگر پچاس فیصد تو کردو۔ کم سے کم پاکستان کے سرکاری ملازمین کو پچاس فیصد قابل قبول ہو گی اس سے کم قابل قبول نہیں ہو گی۔ اس لیے کہ اس کی value کچھ نہیں ہو گی، اس کا فائدہ کوئی نہیں ہو گا۔ اگر آپ بے کار، بے فائدہ raise دینا چاہتے ہیں تو پھر جو آپ نے بیس فیصد کا فیصلہ کیا ہے وہ دیں اور پھر رمضان شریف بھی آرہا ہے تو اس کے بعد آپ دیکھ لیں کہ لوگ جب سڑکوں پر آئیں گے تو پھر آپ یاد کریں گے کہ یہ بھی ایک شخص روزانہ ایوان میں روتا رہتا ہے اور بولتا رہتا ہے، مگر بولتا سچ ہے۔ میں حکومت سے یہ request کروں گا کہ please ہماری غریب عوام کی پکار کو بھی سن لیں اور سرکاری ملازمین کی تنخواہ according to the proportion to price hike in the country raise کریں۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی راجہ صاحب۔

سینیٹر راجہ محمد ظفرالحق: جناب چیئرمین! یہ کہنا کہ ملازمین کو pay raise دیا جائے، یہ suggestion شاید justified ہو گی لیکن جو reasoning انہوں نے دی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ وہ بڑی prejudiced ہے۔ آپ کو علم ہو گا اور پوری قوم کو بھی یہ علم ہے کہ جس پارٹی سے یہ تعلق رکھتے ہیں، وہ ایک طویل عرصے سے جو بھی حکومت آئی، اس کا حصہ رہی ہے۔ سندھ صوبے کے اندر اور مرکز میں بھی لیکن جو باتیں آج یہ کر رہے ہیں، اگر اس طرح کی باتیں اقتدار کے دنوں میں کرتے تو میرے خیال میں ان کو اتنی دقت پیش نہ آتی کہ صرف ایک حکومت کو suggest کریں کہ وہ hundred per cent دیں اور اگر hundred per cent نہیں دیتے تو fifty per cent تو دے دیں۔

اس لحاظ سے آج یہاں کھڑے ہو کر کہنا کہ حکومت نے بجلی کی پیداوار میں کوئی اضافہ کرنے کی کوشش نہیں کی، حقائق کو جھٹلانے کی بات ہے۔ اگر کوئی کہے گیس کے لیے کچھ نہیں کیا، اگر قطر سے گیس کا کوئی انتظام کیا جا رہا ہے اور پرائم منسٹر صاحب خود ایران گئے ہیں، باقی چیزوں کے علاوہ گیس کا جو پہلے معاہدہ ہو چکا تھا، اس پر عمل درآمد کرنے کے لیے انہوں نے اتفاق رائے بھی کیا ہے، آدمی اس کو بھی بھول جائے۔ میں یہ نہیں مانتا کہ انہوں نے اخبار نہیں پڑھا ہو گا۔ اسے پڑھنے کے باوجود اگر آدمی یہ کہے کہ کچھ نہیں کیا تو پھر اللہ ہی حافظ ہے۔ اس لیے personal یا party level کی پابندی کرتے ہوئے اس طرح کی باتیں کرنے سے argument میں سے وزن ختم ہو جاتا ہے۔ ہمیں اس سے اوپر

اٹھنا چاہیے۔ ہمیں ایک national view لینا چاہیے، ہمیں ملک کے حالات کو بھی دیکھنا چاہیے اور اس کے مطابق پھر اس ایوان میں تجاویز دینی چاہئیں۔ صرف یہ کہہ دینا کافی نہیں ہوتا کہ کچھ بھی نہیں ہوا، کچھ بھی نہیں کیا، اب بھی کچھ نہیں ہو رہا اور لوگ جاگیں گے اور کروڑوں کی تعداد میں نکل آئیں گے۔ روز جلسے ہوتے ہیں، ان کا اثر لینا حکومت کا فرض ہے، پوری قوم کو دیکھنا ہوگا کہ ان کے وسائل کیا ہیں اور ان وسائل کے اندر نہ صرف ترقی اور اضافہ ضروری ہے بلکہ ان کی apportionment بھی ایسی ہونی چاہیے کہ عام اور غریب آدمی کو اس کا زیادہ سے زیادہ فائدہ ہو۔ اس لیے I stand up to stay کہ جو arguments انہوں نے دیے ہیں، وہ قطعاً ایسے نہیں ہیں جو کسی کو بھی convince کر سکیں۔ یہ بات درست ہے، جس طرح وزیر خزانہ صاحب نے کہا کہ تنخواہ میں اضافہ ہوگا، انشاء اللہ تعالیٰ اس میں اضافہ ہوگا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: فنانس منسٹر نے کہا ہے کہ اضافہ ہوگا، if you want تو آپ انہیں اور suggestions دے سکتے ہیں۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: جناب! یہاں فنانس بل کی copies آئیں گی اور جو آئینی ترمیم ہوئی ہے، اس میں سینیٹ پر بھی یہ ذمہ داری آئی ہے کہ وہ اپنی تجاویز دے۔ یہاں کی فنانس کمیٹی پورے ایوان سے منظوری لے کر ان تجاویز کو قومی اسمبلی کو بھیجتی ہے۔ اس وقت یہ اپنی تقریر دوبارہ کر لیں، اس کمیٹی میں بھی کر لیں لیکن کم از کم حقائق تو ہوں۔

Mr. Acting Chairman: You are member of the Finance Committee, you can give your suggestions in the Committee. Now, what do you want? Mashhadi *sahib*, do you want to withdraw this resolution or want to put it before the House?

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Sir, I am not member of the Standing Committee on Finance. I am member of the House (Senate) Finance Committee.

جہاں تک تجاویز دینے کی بات کی گئی، وہ تو میں دیتا ہوں۔ پچھلی مرتبہ بجٹ کے دوران میں نے 76 تجاویز دی تھیں، صرف 22 accept ہوئی تھیں۔ تجاویز تو میں دوں گا کیونکہ پاکستانی عوام کی بہت سی suggestions ہوتی ہیں جنھیں حکومت نہیں مانتی۔

Mr. Acting Chairman: Col. *Sahib*, do you want to withdraw it?

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: No, I don't want to withdraw it. Let the Government say that they do not want to give anything to the people. The idea is, are they willing to give in proportion to the rise, to the people of Pakistan or not? If they are not, let them say we are not willing to give to the people of Pakistan.

ان کی مرضی ہے، ان کی حکومت ہے، ان کا ڈنڈا ہے، ان کا جھنڈا ہے، میرے پاس تو کچھ نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: وہ کہہ رہے ہیں کہ منسٹر فنانس نے کہا ہے کہ بیس یا پچیس فیصد اضافہ ہو گا لیکن آپ کہتے ہیں کہ دو سو فیصد ہو، بات یہ ہے کہ آپ اپنی suggestion منسٹر کو دے دیں۔ It is very premature.

سینیٹر کرنل (ر) سید طاہر حسین مشہدی: میری تجویز بہت reasonable ہے کہ 50% اضافہ ہو۔ میں کہتا ہوں کہ ان کے زمانے میں inflation and prices of foodstuff 100% اوپر چلی گئی ہیں۔

Mr. Acting Chairman: Do you want me to bring this resolution before the House?

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Sir, it is before the House.

Mr. Acting Chairman: Now, I put the resolution before the House. It has been moved that this House recommends that basic salaries of Federal Government employees may be increased in proportion to price hike in the country.

(The motion was negatived)

Mr. Acting Chairman: The resolution is rejected.

سینیٹر فرحت اللہ بابر: جناب چیئرمین! اس سے پہلے کہ آپ ہاؤس کو adjourn کریں، میں درخواست کرتا ہوں کہ Item No.21 پر ایک motion ہے، اسے صرف move کرنے کی اجازت دی جائے۔ میں اسے صرف move کرنا چاہتا ہوں، اس پر بات نہیں کروں گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ٹھیک ہے۔

Motion (Under Rule 218): Discussion on National Sports Policy and Pakistan Sports Board

Senator Farhatullah Babar: Thank you Mr. Chairman, I beg to move that this House may discuss the national sports policy with particular reference to Pakistan Sports Board and the matter connected thereto.

Mr. Acting Chairman: Thank you. Discussion on this matter would be held later on. The House stands adjourned to meet again on Tuesday, the 13th May, 2014 at 4:00 pm.

[The House was then adjourned to meet again on Tuesday, 13th May, 2014 at 4:00 pm.]